اسلام ہند میں نازل ہوا !!!

اللہ تعالیٰ نے ہم تمام (ساری انسانیت) کے باپ حضرت آدم علیہ السلام کو تمام اشیاء کے نام اور خاصیتیں (تمام علوم و ہنر اور اسلام) سکھا کر جنت میں داخل کر دیا جبکہ جنت میں آپ کی پسلی کی ہڈی سے حضرت حوّا علیہ الصلوٰۃ نوجوان پیدا ہوئیں۔ جن میں دونوں کا نکاح ہوا۔ پھر شیطان کے بہکانے سے دونوں نے خطا کی۔ پس اللہ تعالیٰ نے دونوں کو جنت سے نکال کر حضرت آدم علیہ السلام کو ہندوستان کی سرزمین (سراندیپ، سیلون، سری لنکا) کی پہاڑی پر 10 محرم الحرام شب جمعہ (شب عاشورہ) میں اتار دیا۔ آج بھی آدم چوٹی، آدم قدم، آدم پل سری لنکا میں موجود ہے۔

حضرت بی بی حوا علیہا الصلوۃ کو جدہ (عربستان) میں اتارا گیا۔ جدہ یعنی وادی کے نام سے موسوم ہے۔

حوالے: القرآن: البقرہ ۳۴ تا ۳۶، تفسیر نعیمی بحوالہ خازن (ص ۳۳۰) درمنشور۔

الحدیث: طبرانی (بروایات ابن عباس، ابن عمر، ابن سعد، ابن عساکر، ابونعیم)

اطلس القرآن: مطبوعہ دارالسلام، ناشر: ریاض، جدہ، شارجہ، لاہور، لندن، ہوسٹن، نیویارک

(تاریخ ہند عثمانیہ یونیورسٹی اسلامک انسائیکلوپیڈیا۔ ص ۲۲

بائبل (انجیل) کی للکار !!!

☆ عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا میرے بعد احمد (محمد ﷺ) آنے والے ہیں۔

☆ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمام پیغمبروں کے پیغمبر ہیں۔ محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری اور قطعی رسول ہیں۔

☆ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمام قوموں کیلئے ہیں۔

☆ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا توریت و انجیل کے علاوہ تمام آسمانی کتابوں میں بھی ذکر موجود ہے۔

☆ سلیمان علیہ السلام اپنی مناجات میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لیتے تھے۔

☆ محمد صلی اللہ علیہ وسلم عرب کی سرزمین مکہ شریف میں پیدا ہوں گے۔

☆ محمد صلی اللہ علیہ وسلم فاران کی چوٹی سے ظاہر ہوں گے۔

☆ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے آتے ہی تمام شریعتیں منسوخ ہو جائیں گی۔

☆ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر تم سب کو ایمان لانا چاہیئے۔

خبردار! جاگا سو پایا !! سویا سو کھویا !!

(ویدوں اور پرانوں کی بنیاد پر مذہبی اتحاد کی کوشش)

مصنف

ڈاکٹر وید پرکاش اپادھیائے

ایم اے (سنسکرت۔وید)
ڈی فل (مذہبی صحیفوں کے عالم)
ڈپ ان جرمن

ناشر

ترجمہ، طابع و ناشر

مولانا غلام نبی شاہ نقشبندی

فہرست مضامین

سلسلہ نشان		صفحہ
.1	''کلک اوتار'' پر ایک طائرانہ نظر	3
.2	زیر نظر کتاب (کلک اوتار) پر عالموں (پنڈتوں) کے تبصرے	7
.3	تحقیقی کتاب میں مددگار کتابوں کی فہرست	13
.4	پیش لفظ	15
.5	اوتار کا مطلب	20
.6	اوتار کی وجوہات	22
.7	آخری اوتار کی خصوصیات	24
.8	آخری اوتار کا دور	27
.9	دنیا کی سماجی اور مذہبی تبدیلی کا دور	31
.10	آخری اوتار کے ثبوت	34
.11	خلاصہ	47

زیرِ نظر کتاب پر عالموں کے تبصرے

ڈاکٹر گووند کوی راج

ایم اے ایم اے ایم ایس ایچ ایم ڈی پی ایچ ڈی
سرودرشن آچاریہ، ساہتیہ آچاریہ، آیوروید وگیان آچاریہ

بھدگا آچاریہ

ویدرتن، ہندی ساہتیہ رتن، ویدانت شاستری (انگریزی ساہتیہ)
1. پروفیسر وارناسی سنسکرت یونیورسٹی 2. پرنسپل نیپالی سنسکرت یونیورسٹی وارناسی

عزیز محترم

''کلک اوتار اور محمدؐ صاحب'' کتاب میں نے پڑھی۔ دنیا میں رائج مختلف عقائد پر مبنی اختلافات کو دور کر کے انسانی بنیادوں پر بنی نوع انسان کو متحد کرنے کے لئے آپ نے جو انتھک کوشش کی ہے وہ انتہائی لائق ستائش ہے۔

بخدمت جناب
پنڈت وید پرکاش اپادھیائے
بتوسط سارسوت ویدانت پرکاش سنگھ
پریاگ

نیاز مند
گووند
16-10-60

ڈاکٹر شری گوپال چند مشر

ایم اے پی ایچ ڈی

دھرم شاستر آچاریہ، وید آچاریہ، وید وبھاگ ادھکیش، سنسکرت یونیورسٹی وارناسی

فطری اعتبار سے تمام انسان مساوی ہیں۔ان کے جذبات واحساسات بھی ایک جیسے ہیں۔تمام ممالک میں عظیم انسان یا کامل انسان کی ضرورت وقفے وقفے سے پڑتی رہتی ہے۔کسی فرد کا اوتار یا عظیم آدمی یا انسانی کامل ہونا خدائی صفات کے نور کے بغیر ناممکن ہے۔محمدؐ صاحب ملک کی ضروریات کے مطابق خدائی صفات سے متصف عظیم انسان تھے۔اس حقیقت کو تسلیم کرنے میں کسی بھی شخص کو کوئی جھجھک نہیں ہونی چاہئے۔عظیم انسان کسی ملک کے کسی دور کے حالات کے مطابق چاہے کسی سرزمین کی حد تک محدود ہو یا وہاں کا ہادی ہو،لیکن اس کی عظمت کا بیان دیگر ممالک کے باشندے اپنی زبان اور تہذیب کے مطابق اپنے الفاظ میں کرتے ہیں۔اس جذبے کا ڈاکٹر وید پرکاش اپادھیائے ایم اے کی **''کلک اوتار اور محمدؐ صاحب''** تصنیف یقین دلاتی ہے۔فاضل مصنف نے لفظ ہندو کو بھی ہندوستانی کا مترادف ثابت کیا ہے،لیکن ہم عوام میں مشہور خیال کو درست بھی تسلیم کریں تو اس کتاب میں ثابت شدہ بات مسلمان بھائیوں کے ذہن نشین ہو جائے۔ ہندو مسلمان نام کے دو گھرانے تسلیم بھی کر لئے جائیں تو بھی ایک ہی قابل قدر شخصیت محمدؐ صاحب یا کلک کے ماننے والے ہونے کے ناطے فرق ہونے کے باوجود بھائی چارہ بڑھ جائے گا جو دونوں عقائد کے پیروؤں کے لئے ایک دوسرے کی مخالفت نہ کرنے کا جذبہ بیدار کرسکتا ہے۔ ہر شخص کا انفرادی اختلاف اس وقت تک دور نہیں ہوسکتا جب تک کہ رویہ یہ نہ ہو کہ ایک دوسرے کی سلامتی ،سکھ دکھ میں شرکت کے ذریعہ اسپورٹس مین اسپرٹ پیدا نہ ہو جائے ۔ ہندوستان کے ہندوؤں اور مسلمانوں میں بھی کئی مکاتب فکر اور فرقے ہیں لیکن ان کے ضمنی اختلافات طور طریقوں کو متاثر نہیں کرتے اس لئے سبھی ہندو یا مسلمان اپنی حد تک متحد ہیں۔اسی طرح اگر بنیادی یا درمیانی درجہ کے عقائد کے اور اصولی اختلافات کے باوجود اگر مسلمان ہندو اپنے رویہ میں ایک دوسرے کی سلامتی ،سکھ دکھ میں شرکت ،کھیل کود میں اتحاد کو دل سے ماننے لگیں تو وہ دن دور نہیں کہ عالمگیر انسانی جارحیت کا خوف ہمیشہ کے لئے دور بھاگ جائے۔

سنسکرت یونیورسٹی
9 ادھیا پک نواس جگت گنج وارناسی
فون نمبر 36016

بہی خواہ شری گوپال چند مشر
4-11-1960

اسٹینلی روڈ
الہ آباد

مورخہ 15-4-69

شری وید پرکاش اپادھیائے (شودھ چھاتر) نے حال ہی میں ''محمدؐ صاحب اور کلک اوتار'' پر ایک کتاب شائع کرنے کا منصوبہ بنایا ہے۔ میں نے کتاب کا مسودہ دیکھا ہے۔ مصنف نے ایک قابل غور موضوع پر قلم اٹھایا ہے اور کافی تحقیق کر کے اپنی رائے قائم کرنے کی کوشش کی ہے ان کی تحقیق اور نقطہ نظر قابل ستائش ہے۔

ایس پی چترویدی

یم اے (سنسکرت وید)
ویا کرن آچاریہ
سابق صدر شعبہ سنسکرت پریاگ یونیورسٹی

کلک اوتار اور محمدؐ صاحب کے تقابل اور تحقیق کے موضوع پر تحقیقی تصنیف کو پڑھ کر دل میں تمام مذاہب کی مماثلت کے قدیم عقیدہ کا جذبہ اور بھی مستحکم ہو گیا۔ کتاب میں پیش کردہ دلائل اور حوالوں کو دیکھ کر فیصلہ کن طور پر کہا جا سکتا ہے کہ اسلام کے قیام کی بنیاد ویدک دھرم پر ہی ہے۔ اس (کلک) پیغمبر کی مذہبی فتح کے اسباب میں ''گھوڑوں اور تلوار وغیرہ کا تذکرہ کسی بھی ویدوں پر عقیدہ رکھنے والے شخص کو یہ سوچنے پر آمادہ کر سکتا ہے کہ آج یہ مستقبل کا تصور نہیں بلکہ ماضی کی تاریخ کا حصہ رہ چکا ہے۔ کتاب کے مطالعہ کے نتیجہ میں یہی ثابت ہوتا ہے کہ ''بھگوت'' کے کلک ہمارے محمدؐ صاحب ہی ہیں۔

بہرحال اس اٹل حقیقت کے ثبوت کے لئے ان حوالوں کی کوئی ضرورت تو نہیں ہے، لیکن نیک خواہشات کے طور پر میں یہی کہوں گا کہ اپادھیائے جی کی یہ کوشش ہندو مسلم انداز فکر کے اختلافات کو دور کرنے میں کامیاب ہو جائے۔

شری اشوک تیواری

کلک اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) صاحب کا تقابلی مطالعہ کے موضوع پر یہ کتاب بے شک جدید، قابل غور اور مدلل افکار پر مبنی ہے اور مسلمانوں اور ہندوؤں کے مختلف نقاط نظر کو ایک ہی دھاگے میں باندھ کر ایسی دنیا تعمیر کرے گی جو فائدہ مند، مسرت بخش اور تعصب سے پاک ہوگی۔

شری رام بھون مشرا

ضلع بھوج کول ہوا مرزاپور (یوپی)

کلک اوتار اور محمدؐ صاحب کا تقابلی مطالعہ کتاب پڑھ کر مجھے یقین ہوگیا ہے کہ کلک اور محمدؐ ایک ہی ہیں۔

شری اندر جیت شکلا

بردوان

پنڈت وید پرکاش اپادھیائے کا ''کلک اوتار اور محمدؐ صاحب کا تقابلی مطالعہ'' کے موضوع پر تحقیقی کام میں نے اچھی طرح دیکھا

اس تحقیقی کتاب میں ہندوستان کے قدیم ادب اور اسلامی ادب کا تقابلی مطالعہ کرکے کلک کے اوتار کے بارے میں جو اہم قابل ستائش کام کیا گیا ہے وہ موجودہ دور کے مذہبی مناقشوں کو بے قیمت قرار دینے میں بے حد کارآمد ہوگا۔ اس طرح پوری دنیا میں ایک ہی خدا کو ماننے کا دوبارہ رواج ہوگا اور پوری بنی نوع انسان میں عام اخوت کی محبت قائم ہوگی۔ ہمیں پوری امید ہے کہ اس تحقیقی کتاب کو سبھی مذاہب کے پیرو پسند کریں گے اور اپنے تنگ نظر اندھے عقائد سے بالاتر ہوکر عالمی اخوت کی روشنی میں آئیں گے۔ اس طرح یہ کوشش ایک عظیم مذہب کا پیغام دے گی۔

ہماری یہ نیک خواہش ہے کہ مصنف کی یہ کوشش سماج کے لئے فائدہ مند ہو۔

ڈاکٹر رام سہائے مشرا

شاستر یبہا درگنج الہ آباد

اس تحقیقی کتاب کو صرف پڑھنے سے ہی مجھے ہندو مسلمان دو مشہور مذاہب کے درمیان الجھی ہوئی گتھیوں اور ساتھ ہی ساتھ ہندوتوا کی وہ قدیم نوعیت دوبارہ سمجھ میں آتی ہوئی نظر آ رہی ہے۔

پنڈت رام بہادر مشرا

لوگاواں، کبھی یادو
الہ آباد

ابھی تک ایسی کوئی قابل غور کتاب شائع نہیں ہوئی، جس نے مختلف مذاہب کو اتحاد کے دھاگے میں پرونے کی کوشش کی ہو۔

اشوک کمار جیسوال

رکن سارسوت، پریاگ مجلس عاملہ
سارسوت ویدانت پرکاش سنگھ
الہ آباد یوپی

تحقیقی کتاب میں مددگار کتابوں کی فہرست

سنسکرت

(1) رگ ویدکا ادب (2) یجر ویدکا ادب (3) سام ویدکا ادب اپنشد

(4) اتھر ویدکا ادب (5) شویتا شوراسپند (6) کین

(7) مہابھارت مصنفہ مہارشی ویدویاس

(8) شریمد بھگوت پران مصنفہ مہارشی ویدویاس گیتاپریس گورکھپور 2021

(9) مستقبل کا پران 2011 مصنفہ کھیم راج سری کرشن داس۔ سری وینکٹیشو را سٹیم پریس

(10) کلک پران مصنفہ مہارشی ویدویاس 1963 سری وینکٹیشور بمبئ 1963 اسٹیم پریس بمبئ

(11) شریمد بھگوت گیتا

ہندی

(12) ہندومسلمان ایکتا مصنفہ پنڈت سندر لال جی ہندوستانی کلچر سوسائٹی 145

(13) قرآن مجید مٹھی گنج اوراله آباد (14) شمائل ترمذی ازمولانا محمد ذکریا

اردو اور انگریزی

(15) سرورعالمؐ ازمحمد مسلم ناشرجید پریس ستمبر 1960ء کشن گنج دہلی۔

(16) سیرت النبی از شبلی نعمانی اور سید سلیمان ندوی ناشر مطبع معارف اعظم گڑھ چوتھا ایڈیشن 1958ء

(17) اساح السیار ازحکیم ابوالبرکات عبدالرؤف ناشرنورمحمداساح المطبع کراچی ستمبر 1932ء

(18) جمع الفوائدازسلیمان ناشرعاشق الٰہی خیریہ پریس میرٹھ

(19) محمدؐ اور محمدن ازم۔ازریورنڈ بازورتھ اسمتھ

(20) رومی شہنشاہیت کا انحطاط اور زوال ازایڈورڈ گبن ناشرای پی ڈٹن اینڈ کمپنی نیویارک 1210ء

(21) محمدؐ کے خطبات۔ازلین پول ناشرمیکملن اینڈ کمپنی (لندن) 1882ء

(22) تاریخ عالم کا انسائیکلوپیڈیا۔ از ڈبلیو ایل لینگر ناشر جارج جی ہیرپ اینڈ کمپنی لمیٹیڈ شائع شدہ امریکہ

(23) قدیم ہندوستان کی تہذیب کی تاریخ ازآرسی دت ترمیم شدہ ایڈیشن 1893ء ناشرکیگن پال ٹرینچ ٹریز اینڈ کمپنی لمیٹیڈ لندن

(24) محمدؐ کیلئے معذرت ازگاڈفرے ہگنس ناشراله آباد ریفارم سوسائٹی دریاآباد 1929ء

(25) محمدؐ کی حیات (مبارکہ) ازسرولیم موئیر ناشراسمتھ ایلڈر اینڈ کمپنی لندن 1877ء

پیش لفظ

اس تحقیقی کتاب میں قدیم ہندوستانی روایات اور اسلامی روایات کی مماثلتوں کو پیش کیا گیا ہے۔اسلامی روایات میں جو مقام رسولوں ،نبیوں یا پیغمبروں کا ہے، وہی مقام ہندوستانی روایات میں اوتاروں کا ہے۔مسلمان محمدؐ صاحب کو خاتم النبیین مانتے ہیں اور ہندوستانی روایات میں کلک کو آخری اوتار تسلیم کیا گیا ہے۔ بیرونی مما لک میں صرف پیغمبر آتے ہیں اور ہندوستان میں صرف اوتار۔ یہ ناممکن ہے۔ کیونکہ پوری زمین خدا کی ہے۔اس میں شک وشبہ کی گنجائش نہیں ہے۔تمام مما لک کے قدیم ادب میں ان ہی مما لک کی عظمت کے گیت گائے گئے ہیں۔کوئی بھی ملکی یا غیر ملکی اپنے ملک کو حقیر نہیں کہے گا۔پیغمبر صرف عرب میں ہی آئے ہندوستان میں نہیں ۔ یہ بھی انفرادی خیال ہے اور اوتار بھی صرف ہندوستان میں ہی آئے بیرونی مما لک میں نہیں یہ بھی انفرادی خیال ہے۔محمدؐ صاحب آخری پیغمبر ہیں یہ معلوم کر کے مجھے پرانوں میں کلک کے بارے میں تذکرے پڑھنے کی خواہش ہوئی۔ ہندوستانی روایات کے مطابق پہلے کچھ کل یگ بیت گئے ۔ان میں کلک کے اوتار میں جو واقعات پیش آئے اور اس کل یگ میں جو واقعات پیش آنے ہیں۔ان کا تقابل میں نے محمدؐ صاحب کی حیات (مبارکہ) سے کیا جو درست ثابت ہوا۔صرف کہیں کہیں کچھ فرق تھا ۔ویسے ہی جیسے رام جی کی سوانح کے تذکروں میں فرق پیدا ہو جاتا ہے۔اسی طرح یہ بھی ہوا۔اس کا جواب لوگ یہ کہہ کر دیتے ہیں ''ہری انت ہری کتھا انت'' (ہری لا انتہا اور ہری کی سوانح بھی لا انتہا)۔یہی کہہ کر میں بھی کام کررہا ہوں۔میں کلک اوتار کو کہانی اس لئے نہیں کہنا چاہتا کیونکہ کہانی تخیلاتی ہوتی ہے ۔ صداقت کے اصول سے اس کو قابل اعتماد نہیں قرار دیا جاسکتا ہے ۔ سائنسدانوں کے ایٹمی دھماکوں سے جو تباہی ممکن ہے اس کا ازالہ مذہبی اتحاد سے متعلق خیالات سے ہو جاتا ہے۔پانی میں رہ کر مگر مچھ سے دشمنی کرنا مناسب نہیں۔اسی وجہ سے میں نے وہ تحقیق کی جو مذہبی اتحاد کی بنیاد ہے ۔ قومی یکجہتی کے حامیوں کو اس تحقیقی مقالہ پر کوئی اعتراض نہیں ہوگا

عتراض اگر ہوگا تو متعصب افراد کو ہوگا۔ اگر وہ اپنے خول سے نکل کر دنیا کو دیکھیں تو خول کو ہی دنیا سمجھنے کا ان کا جذبہ پست ہو جائے گا۔ خدا کی اجازت سے خدائی صداؤں کی اشاعت ہے۔ اسی مقصد سے میں نے اس قسم کے تحقیقی کام کا آغاز کیا ہے۔ اس سے پہلے کچھ لوگوں نے اس موضوع پر کچھ لکھا تھا یا نہیں۔ یہ واضح طور پر کہا نہیں جا سکتا۔ لیکن سرور عالمؑ[1] میں اتنا اشارہ ہے کہ محمدؐ صاحب اور کلک ایک ہی ہیں۔ میرے اس تحقیقی مقالہ کی روشنی ہوگی اندرون ملک اور بیرون ملک میں بھی کیونکہ خدا کے فضل سے یہ کتاب لکھی گئی ہے۔ اس میں جو عجیب وغریب باتیں آئی ہیں، وہ میرے خیالات نہیں ہیں۔ یا تو وہ ویدوں اور پرانوں کے حوالے ہیں یا پھر مجھے غیبی الہام کے ذریعہ جو خیالات ذہن میں پیدا ہوئے ہیں ان کا حوالہ ہیں۔

مجھے بھرپور اعتماد ہے کہ اس تحقیقی کتاب کے مطالعہ سے ہندوستانی سماج میں ہی نہیں بلکہ پوری دنیا میں اتحاد کی لہر شروع ہو جائے گی اور مذہب کے نام پر ہونے والے ہنگامے ختم ہو جائیں گے۔ اگر لوگوں کو عقل آ جائے تو وہ خود ایک دوسرے کی عیدوں اور تیوہاروں میں ساتھ دے کر اتحاد کی علامت بنیں گے۔ نام سے کوئی ہندو، مسلمان یا عیسائی نہیں بن سکتا۔ اگر میں سراج الحق کو ستیہ دیپ، عبداللہ کو پنڈت رام داس یا رمیش اور عبدالرحیم کو بھگوان داس کہوں گا تو وہ برا نہیں مانیں گے کیونکہ ان کے ناموں کا سنسکرت میں ترجمہ یہی ہوتا ہے۔ اگر وہ چاہیں تو میرے نام کا ترجمہ عربی میں نورالہدیٰ کر سکتے ہیں۔ خدا سے میری یہی دعا ہے کہ سبھی مذاہب کے پیروؤں خاص طور پر ہندوؤں اور مسلمانوں میں دوبارہ ملاپ ہو جائے۔ میرا یہ تحقیقی مقالہ لوگوں میں خیر سگالی کی اشاعت کرے۔ دنیا بھر میں دوستی ہو اور سبھی کا فائدہ ہو۔ کلک اور محمدؐ کے تقابلی مطالعہ کو پڑھ کر کہیں لوگوں کو یہ شک ہونے لگے۔ کہ محمدؐ صاحب کے تذکروں کی بنیاد پر لوگوں نے کلک کا کردار تخلیق کیا ہے۔ اسی لئے میں نے جن قدیم مذہبی کتابوں کا حوالہ دیا ہے ان میں سے پرانوں کی تصنیف کا دور، عصری حوالوں کے ذریعہ ثابت کرر ہا ہوں کیونکہ پرانوں کی تصنیف کے بارے میں کوئی بھی مصنف کسی فیصلہ کن نتیجہ پر نہیں پہنچا۔ بعد کے مورخین نے شدت ستروں، اپنشدوں، پرانوں وغیرہ کے دور کا تعین کرتے وقت دور کے مقام پر شائد کا لفظ استعمال کیا ہے جو ان کے فیصلہ کرنے سے قاصر رہنے کی علامت ہے۔ سب سے پہلے میں ان ماضی کے عالموں کی رائے پرانوں کے دور کے

بارے میں کیا ہے؟ اس کی وضاحت کر کے دور کا تعین کروں گا۔ اس کے بعد اصل موضوع پر تحریر کروں گا۔

پرانوں کا دور[1] ڈبلیو ایل لاگر کے بموجب حضرت عیسیٰؑ کے **400** سال بعد کا ہے۔ ان کے بموجب رامائن اور مہابھارت کی تصنیف دوسو عیسوی کے بعد ہوئی۔ عالیجناب لینگر کے مذکورہ بیان میں حسب ذیل کوتاہیاں ہیں۔

1- رامائن کے مصنف والمیکی اور مہابھارت کے مصنف ویاس جی کا ہم عصر ہونا رامائن اور مہابھارت کی ہمعصری کی توثیق کرتا ہے جو درحقیقت غلط ہے کیونکہ اولین شاعر والمیکی ویاس جی کے ہمعصر کبھی نہیں ہوسکتے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ رام کے دور میں ہی والمیکی تھے جیسا کہ ''رام کی جانب سے ترک کی ہوئی سیتا کی حفاظت کا کام والمیکی کو ہی اپنے آشرم میں کرنا پڑتا ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اتنا ہی نہیں بلکہ اپنے رزمیہ کی تکمیل بھی والمیکی جی اپنے آشرم میں کرتے ہیں۔ اس بات کی بھی توثیق ہوتی ہے[2]۔

2- رام کا دورحیات ترتیا یگ کا ہے۔ چنانچہ ترتیا یگ میں ہی والمیکی کے ذریعہ ہی رامائن کی تصنیف ہونا ممکن ہے اور دواپر یگ میں دیدویاس جی نے مہابھارت تصنیف کی[3]۔

3- شکراج کی حضرت عیسیٰؑ سے ملاقات مستقبل کے پران سے ثابت ہوتی ہے اور یہ شکراج وکرمادتیہ کا جانشین تھا یعنی وکرمادتیہ کا دور حضرت عیسیٰؑ سے پہلے کا ثابت ہوتا ہے۔ وکرمادتیہ کے دور میں رامائن اور مہابھارت پرانوں کی تصنیف کے موضوعات تھے چنانچہ ان تینوں وجوہات کی بناء پر لینگر کا بیان غیردرست ثابت ہوتا ہے[4]۔

زبان کے اعتبار سے پرانوں کی زبان قدیم ہے کیونکہ وہ زبان کی قواعد پابندیوں سے آزاد ہے۔ اس میں سنسکرت الفاظ کا آزادانہ استعمال کیا گیا ہے۔ جو ویدک دور اور مروج سنسکرت کے درمیان کا دور ہے۔ پرانوں کا دور لینگر کے بموجب **340**ء سے **300**ء کے درمیان ہے۔ اس کے علاوہ مہاتما گوتم بدھ کا دور **563**ء سے **483** کے درمیان کا ہے[5]۔ مہاتما بدھ نے اپنے مذہب کی تبلیغ پالی زبان میں کی جو اس دور کی بول چال کی زبان تھی۔ یہ بدھ مت کی مذہبی کتابوں سے ثابت ہوتا ہے۔ زبان کی ترقی پسند ہونے کی وجہ سے سنسکرت کی شکل مسخ ہو کر پالی میں تبدیل ہوگئی تھی۔

پانی سے پراکرت اس کے بعد اپ بھرنش پھر آج کی ہندی ہوگئی۔ سنسکرت زبان کا دور مہاتما گوتم بدھ کے بعد ثابت ہوتا ہے۔ کوئی بھی زبان بہت جلد نہیں بدل جاتی ۔ بدلتے بدلتے ہزاروں سال ہوجاتے ہیں ۔ مہاتما گوتم بدھ کے دور سے پہلے بات چیت کی قواعد میں بدھ سنسکرت زبان کا بات چیت میں استعمال ہوتا تھا۔ زبان کی قواعد کا تعین کرنے والے پانینی کا دور مہاتما بدھ کے دور میں ایک ہزار برس کا اضافہ کرکے **1463**ء کے آس پاس طئے ہوتا۔ پانینی کے قواعد کے تعین سے بھی یہ ثابت ہوتا ہے کہ اس وقت تحریر کے اثر کی وجہ سے صرف زبانی یاد کرنے کا طریقہ تھا جو اصولوں کے اعتبار سے نرم تھا۔ پرانوں کی زبان پانینی سے پہلے کی ہے۔ آزاد سنسکرت میں پرانوں کی تصنیف **1401**ء کے وسط کی ثابت ہوتی ہے۔ یہ توقع ظاہری اندازے جو بے بنیاد ہیں کیونکہ سبھی عالم اس بارے میں شک رکھتے ہیں اور وہ یہ رائے قائم کرنے کے وقت خود شائد، ممکن ہے یا سوالیہ علامت استعمال کرتے ہیں۔ اب ہم پرانوں کے رنگارنگ اثر کی بنیاد پران کی تصنیف کا دور پیش کرتے ہیں ۔ اٹھارہ پرانوں میں مستقبل کا پران بھی ایک ہے، جس میں مستقبل کی باتیں بتائی گئی ہیں۔ بھاگوت پران کے بارہویں باب میں آخری دور کے وسط میں ''کلک'' کی ولادت کی پیشن گوئی کی گئی ہے اور ان کی صفات بھی بتائی گئی ہیں۔ پہلے باب میں بھی چوبیس اشلوک میں ''کلک'' کو آخری اوتار تسلیم کیا گیا ہے۔ مستقبل کے پران میں بھی پرتی سرگ پرو میں ویاس جی مستقبل میں ہونے والے واقعات کا آغاز حضرت آدم علیہ السلام سے کرتے ہیں کہ ''اے دل! مستقبل میں کل یگ کے پورے واقعات سن کر اطمینان حاصل کرو''[۱]۔ اس بیان سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ پران حضرت آدمؑ سے پہلے کی تصنیف ہیں۔ دواپر یگ کو ختم ہونے کے لئے دو ہزار دو سو ساٹھ سال ہی باقی رہ گئے ہیں جبکہ حضرت آدمؑ کی ولادت ہوئی تھی[۲]۔

کل یگ کو گذرے ہوئے **5070** سال ہورہے ہیں چنانچہ حضرت آدمؑ آج سے **5070+2208=5278** سال پہلے ہوئے۔ اس وقت فن تحریر موجود نہیں تھا۔ چنانچہ اشلوکوں کو زبانی یاد کرنا پڑتا تھا۔ حضرت نوحؑ کے دور سے سنسکرت زبان کا استعمال ہونے لگا کیونکہ وشنو نے خوش ہوکر سنسکرت زبان الفاظ کی شکل میں حضرت نوحؑ کو عطا کی تھی۔ اس زبان کا نام ملیچھ زبان رکھا گیا[۳]۔ حضرت نوحؑ کے تین فرزند ہوئے سام، حام اور یافث[۴]۔ یہاں سے زبان کا خاندان تقسیم ہوا۔ سام سے سامی، حام سے حامی۔ حضرت آدمؑ کا جانشین ہونے کی وجہ سے پرانوں کی تصنیف کا زمانہ آج سے **7278** سال پہلے کا ثابت ہوتا ہے۔

جو ہر طرح ممکن ہے چاہے کچھ لوگوں کو اعتراض ہو۔ حضرت آدمؑ کے پہلے ارتھات پرانوں کے دور میں چار ذاتیں تھیں لیکن وہ کردار اور عمل کی بنیاد پر تھے نہ کہ پیدائش کی بنیاد پر۔ شودر برہمن بن جاتا تھا اور برہمن بھی شودر بن جاتا تھا[۵]۔ جب تمام مخلوق کا پروردگار خدا ایک ہے تو پیدائش کی بنیاد پر ذات پات کا فرق ہو ہی نہیں سکتا۔ چلنے پھرنے کا طریقہ، جسم، جلد، بال، سکھ، دکھ، خون، گوشت، معدہ، صورت اور حالت کے لحاظ سے تو سبھی آدمی مساوی ہیں۔ پھر انسانوں میں ذات پات اور بھید بھاؤ کیوں ہوسکتا ہے[۶]۔ جو رگ وید میں چار برہمن، کھشتری، ویش اور شودر کے نام آئے ہیں۔

ان کے حقیقی معنی یہ نہیں ہیں کہ وہ پیدائش کی بنیاد پر ذات کے نقیب ہیں۔ ان کا مطلب یہ ہے کہ کردار اور عمل کی بنیاد پر چار ذاتوں کا تعین[۱]۔ چار ذاتوں کی خصوصیات میں سے جس کو جو اچھی لگتی تھی۔ اسی کو وہ قبول کرتا تھا۔

اس طرح پرانوں کی تصنیف کا دور اور اس دور کے حالات کا تذکرہ کر کے میں یہ بتانا ضروری سمجھتا ہوں کہ پرانوں کا مطلب سمجھنا آسان نہیں۔ بھاگوت پران کے ایک باب میں اٹھاروں پرانوں کے اشلوک ایسے اکٹھا کر دیئے گئے ہیں کہ اس کی وجہ سے ایک بھی اشلوک کا اضافہ کرنے کی کسی کو ہمت ہی نہیں ہے۔

اب میں خدا کا نام لے کر اصطلاح اوتار کی وضاحت پیش کروں گا جس کی ہدایت مجھے پروفیسر سرسوتی پرساد جی چترویدی سابق صدر شعبہ سنسکرت یونیورسٹی اور 1008 سوامی شری رامانند جی سرسوتی سے ملی ہے۔ چنانچہ میں ان دونوں عالموں کا ممنون احسان ہوں۔

پنڈت وید پرکاش اپادھیائے

ایم اے (سنسکرت۔ وید)

ریسرچ اسکالر شعبہ سنسکرت

پریاگ یونیورسٹی

اوتار کا مطلب

لفظ اوتار کا مطلب ہے کرہ ارض پر آنا۔ ایشور کا اوتار الفاظ کا مطلب سب کو پیغام پہنچانے والے مہاتما کا کرہ ارض پر پیدا ہونا۔ خدا ہر شئے پر محیط ہے۔ کسی مخصوص مقام میں اس کا قیام اور وہاں سے اس کا کہیں آنا جانا، یہ کہنا اس لامحدود ہستی کو محدود بنانا ہے۔ کہیں اس کا نور مخصوص انداز میں چمکتا ہے۔ کہیں اس کا نور ظاہر نہیں ہوتا جیسے کہ تابناک سورج کا نور مدھم نظر آنے لگتا ہے، لیکن اس سے سورج کا نور کم نہیں ہوتا۔ اوپر کے سات آسمانوں میں سب سے اونچے یعنی ساتویں آسمان پر اس کا مقام ہے جہاں نہ تو سورج چمکتا ہے اور نہ چاند اور تارے دکھائی دیتے ہیں[۲]۔ وہاں پر خدا کا اتنا نور پھیلا ہوا ہے کہ سورج اور چاند کی روشنی اس کے سامنے کوئی حقیقت نہیں رکھتی۔ جس طرح سورج کی روشنی سے سبھی سیارے روشن ہوتے ہیں۔ اسی طرح خدا کے نور سے سبھی روشن ہوتے ہیں۔ اسی سے متعلق یعنی اس کا کوئی محبوب مہاتما لوگوں کو فائدہ پہنچانے دنیا میں پیدا ہوتا ہے۔ یا پھر دنیا میں پیدا ہونے والے لوگوں میں سے پاکیزہ قلب اور بے عیب کردار رکھنے والے کسی ایک شخص میں علم بھر دیا جاتا ہے اور خدا کے نور کا اسے دیدار ہو جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے بغیر تعلیم حاصل کئے ہوئے ہی اسے مکمل علم حاصل ہو جاتا ہے۔ ''ایشور کا اوتار'' میں لفظ ''کا'' تعلق ہونے کی علامت ہے۔ چنانچہ خدا سے تعلق رکھنے والے شخص کا ''اوتار'' کی حیثیت حاصل کر لینا بالکل واضح ہے۔ خدا سے تعلق رکھنے والا کون ہے؟ اس سے تعلق رکھنے والا وہی ہے جو اس کا بندہ ہے۔ رگ وید میں ایسے شخص کو کیری کہا گیا ہے۔ لفظ کیری کے ہندی میں معنی ''خدا کی تعریف کرنے والا'' ہوتے ہیں۔ اسی کو عربی میں ''محمد'' کہتے ہیں۔ شبہ یہ ہوتا ہے کہ اس طرح تو خدا کی تعریف کرنے والے جتنے بھی لوگ ہیں سبھی محمد کہلائیں گے۔ لیکن ایسا نہیں ہے۔

خدا کی خصوصی تعریف کرنے والے کے لئے ہی لفظ ''کیری'' یا ''محمد'' مختص ہو گیا ہے تو جس کے لئے جو لفظ مخصوص ہو جاتا ہے اسی سے اس کی شناخت بن جاتی ہے۔ حضرت آدمؑ بھی تو خدا کی تعریف کرنے والے ہی تھے، لیکن ان کا نام محمد نہیں ہوا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ خدا سے تعلق رکھنے والا ہر شخص ''کیری'' نہیں ہوسکتا۔ یہاں ہم صرف آخری اوتار کا ذکر کر رہے ہیں نہ کہ پیغمبروں اور اوتاروں کی تاریخ بیان کر رہے ہیں۔ اتنا کہنا ضروری سمجھتا ہوں کہ لفظ اوتار سنسکرت زبان میں، پرافیٹ انگریزی زبان میں اور نبی عربی زبان میں دنیا کو نجات دلانے والوں کے لئے استعمال کیا جانے والا لفظ ہے۔ ہر ملک کے لئے الگ الگ اوتار ہوئے ہیں، کیونکہ ایک اوتار سے تمام ممالک کی بھلائی ناممکن ہے، لیکن آخری اوتار کی بات اور ہے۔ جب اس کا افتتاح ہوتا ہے تب اس کا مذہب دنیا کے سبھی مذاہب میں برتر ہو جاتا ہے۔ اب ہم اوتار کے اسباب پر غور کریں گے۔

۱؎ رگ وید 12-60-10 اتھروید 6-6-16، 11-31، 5-12-3

۲؎ شویتاشوت روپنشد باب 6 منتر 14

۱؎ رگ وید 6-12-2

۲؎ ہندو مسلم ایکتا۔ مصنف سندر لال جی صفحہ 26 تا 30

اوتار کی وجوہات

1-لوگوں کی بے دینی میں اضافہ اور دین سے حقیقی معنوں میں دور ہو جانا[۱]۔

2- خالص دین میں ملاوٹ کر لینا، یعنی اپنی غرض کے لئے دین میں غیر مذہبی باتوں کی ملاوٹ کرنا

3-دین کے نام پر بے دینی کرنا

4-مذہب کی آڑ میں ناواقف لوگوں کو دین کی شکل میں بے دینی کی تبلیغ

5-خدا کے بندوں کو تکلیف دینا

6- گناہوں اور مظالم میں اضافہ

7-بے انتہا تشدد اور انتشار پھیل جانا۔

8-اپنا پیٹ پالنے اور اپنے خاندان کی پرورش تک ہی مذہب کو محدود رکھنا

9-خدا کی عطا کردہ استعمال کی اشیاء کا بدنیتی سے استعمال[۲]

10-سادھوؤں کی حفاظت کرنے کے لئے اور دشمنوں کو ہلاک کرنے کے لئے اوتار ہوتا ہے۔[۳]

(11) مذہب کے تباہی کے دہانے پر پہنچ جانے پر اوتار پیدا ہوتا ہے۔

(12) مارکاٹ اور لوٹ مار کے بڑھنے پر اوتار پیدا ہوتا ہے۔

(13) دور کے مطابق لوگوں کی تبدیلی کو دیکھ کر اور ان کے لئے حقیقی مذہب میں تبدیلیاں دیکھ کر مذہب کے پرانے اصولوں کو نئی شکل دے کر ان سے عمل کروانے کے لئے۔

مذکورہ بالا وجوہات کے موجود ہونے پر اوتار پیدا ہوتا ہے۔

---

۱ گیتا ۲ یجروید 40 والا باب، منتر 2 ۳ گیتا

آخری اوتار کی وجوہات

اوتار کی وجوہات کی مختصر سی وضاحت کے بعد اب ہم آپکو آخری اوتار کی وجوہات سے واقف کرانا چاہتے ہیں۔

1- بربریت کا سامراج۔لوگوں میں ظلم کا جذبہ اوراپنی روح کی عظمت کو سمجھنا اور دوسروں کی جانوں کو کچھ نہ سمجھنا۔راجاؤں میں برائی کی عادت،ٹیکسوں میں اضافہ کر دینا، سچے مذہب کی تبلیغ کرنے والوں پر سنگباری

2- پیڑوں کا نہ پھلنا پھولنا،اگر پھل پھول آئیں تو بھی بہت کم۔

3- ندیوں میں پانی کی کمی

4- ناانصافی کا جذبہ،دوسروں کو ہلاک کر کے ان کی دولت لوٹ لینا،بیشتر لڑکیوں کو ہلاک کر کے زمین میں دفن کر دینا۔

5- عدم مساوات میں اضافہ،مساوات کا جذبہ ختم ہوجانا،اونچ نیچ،چھوت چھات کی لعنت

6- خدا کو چھوڑ کر دوسروں کی پرستش،بے شک کائنات کا ایک ہی پروردگار ہے،لیکن اس کو چھوڑ کر دیگر دیوی دیوتاؤں کی پوجا۔پیڑ پودوں اور پتھروں کو ہی خدا ماننے کا رواج

7- بھلائی کی آڑ میں برائی۔بھلائی کا تیقن دے کر کسی کو پھنسا لینا اوراس کو تباہ کرنا اسی کو کینہ کہتے ہیں۔

8- حرص وہوس اور خودغرضی کا پھیل جانا۔لوگوں میں ہمدردی کا جذبہ ختم ہوجانا۔آپس میں ایک دوسرے کو دشمنی کی نظر سے دیکھنا۔خدا پر عقیدہ مفقود ہوجانا۔لوگوں کو دکھانے کے لئے تقویٰ اور پرہیزگاری کی نمائش کا جذبہ پیدا ہوجانا۔

9- انصاف کے نام پر ناانصافی کرنا۔انصاف سے دوری اور ناانصافی سے دلچسپی

10- سادھوؤں کی حفاظت کرنے۔اچھے لوگوں کا سماج میں برا حال دیکھ کر ان کی حفاظت کے لئے آخری اوتار پیدا ہوتا ہے۔

11- خدا کے احکام کی تعمیل کا جذبہ ختم ہوجانا۔لوگوں میں ویدوں کا احترام ختم ہوجانا اور ان کے احکام کی تعمیل نہ کرنا۔

آخری اوتار کی خصوصیات

1- گھڑسواری: پرانوں میں آخری اوتار کے بارے میں جہاں کہیں بھی بیان ہوا ہے ان کی سواری گھوڑا ہی بتائی گئی ہے۔ وہ گھوڑے پر سواری کرنے والا ہوگا۔ گھوڑے کے تذکرہ میں دیودت کا نام آیا ہے۔ دیودت کے معنے ہیں۔ دیوتاؤں کا عطا کیا ہوا۔

2- شمشیر زن: گھڑسواری کے علاوہ آخری اوتار کو تیغ زن بھی کہا گیا ہے[1]۔ دشمنوں کا خاتمہ آخری اوتار کی تلوار کے ذریعہ ہی ہوگا نہ کہ ایٹم بم وغیرہ کے ذریعہ۔ قابل غور ہے کہ یہ دور ایٹمی دور ہے۔ تلوار کا دور نہیں ہے۔ اوتار کی سب سے بڑی صفت یہ ہے کہ اپنا طور طریقہ اور لباس ملک، دور اور اس کے رواج کے مطابق رکھتا ہے۔ وہ جس ذات یا طبقہ میں پیدا ہوتا ہے۔ اس ذات کے مطابق اس کا طور طریقہ بھی ہوتا ہے۔

3- آٹھوں خوبیوں کا حامل: اس میں آٹھوں خوبیوں اور اچھی اچھی خصوصیات کی تفصیل پرانوں میں تحریر ہے۔

(4) محافظ عالم: جگت پتی لفظ کا مطلب دنیا کی حفاظت کرنے والا ہوتے ہیں۔

(5) اسادھودمن (بدمعاشوں کی سرکوبی): آخری اوتار کی سب سے قابل تعریف صفت یہ ہے کہ وہ بدمعاشوں کی ہی سرکوبی کرتا ہے[1] نہ کہ اچھے لوگوں کی۔

---

[1] بھاگوت پران 16-2-12 (آٹھ خدائی صفات اور خوبیوں سے آراستہ محافظ عالم دیوتاؤں کے عطا کردہ صبا رفتار گھوڑے پر سوار ہو کر تلوار سے دشمنوں کی سرکوبی کریں گے)

(6) چار ساتھیوں کی مدد سے کام: لفظ ''بھراتا'' کے معنی ہیں مددگار۔ آخری اوتار کے چار مددگار رہوں گے جو اس کی ہر طرح سے مدد کریں گے[2]

(7) دیوتاؤں کے ذریعہ اس کی مدد: مذہب کی تبلیغ میں اور بدمعاشوں کی سرکوبی کرنے میں مدد کرنے کیلئے دیوتا بھی آسمان سے اتر آئیں گے۔

(8) ''کلی'' کی تردید کرنے والا: جن معنوں میں ''کلی'' لفظ استعمال ہوتا ہے۔ ان ہی معنوں میں لفظ شیطان بھی استعمال ہوتا ہے۔ آخری اوتار کے ذریعہ ''کلی'' یعنی ''شیطان'' کی ہار ہوگی۔

(9) انتم جیوتی: آخری اوتار کے بدن میں اتنا زیادہ نور ہوگا کہ اس کی مثال نہیں دی جاسکتی[3] اور نہ ان کی طرح نورانی کوئی اور اوتار ہی ہوا۔

(10) راجاؤں کے بھیس میں چھپے ہوئے لٹیروں کا خاتمہ: آخری اوتار کے بارے میں یہ بھی بھاگوت پران میں ہے کہ وہ راجاؤں کے بھیس میں چھپے ہوئے لٹیروں کا خاتمہ کرے گا۔

(11) جسم سے خوشبو کی مہک: آخری اوتار کے بدن سے خوشبو آئے گی[1] جو ہوا میں مل کر لوگوں کے دل کو نرم کرے گی۔

---

[1] تیسری، چوتھی اور پانچویں صفات کے بیان کیلئے دیکھئے بھاگوت پران 12-2-16

[2] کلکی پران باب 2 اشلوک 5 ''ہے دیو! چار سہیوگیوں کے ساتھ میں شیطان کا ناش کروں گا''

[3] بھاگوت پران 12-2-20 (صبا رفتار گھوڑے پر سوار زمین پر سفر کرتے ہوئے بے مثال نور والے وہ راجاؤں کے بھیس میں چھپے لٹیروں کی سرکوبی کریں گے)

(12) بہت بڑے سماج کا ہادی بننا: آخری اوتار بہت بڑے سماج کو نجات دلانے والا ہوگا۔ مذہب سے بیگانہ ظالموں کی سرکوبی کر کے انہیں سیدھے راستے پر لگائے گا۔[1]

(13) ماگھ کے مہینہ کی بارہ تاریخ کو میلاد: آخری اوقات کی ولادت شکل پکش کی بارھویں تاریخ کو ماگھ کے مہینے (ویشاکھ) میں ہوگی۔ یہ کلک پران میں تحریر ہے۔[2]

(14) سمبھل کے اعلی پروہت کے گھر میلاد: شمبھل کے مقام اعلی پروہت کے نوروالے[3] کے یہاں ولادت ہوگی اور والدہ کا نام سمستی[4] ہوگا۔

یہ تمام خصوصیات آخری اوتار میں ہوں گی

---

1. بھاگوت پران جلد 12 باب 2، 21 واں اشلوک
2. کلک پران دوی تی یا باب 15 واں اشلوک
3. بھاگوت پران 18-2-12
4. کلک باب 2 اشلوک 4، کلک پران باب 2 اشلوک 11

آخری اوتار کا دور

ہندوستان کے مذہبی صحیفوں میں وقت کو چار حصوں میں تقسیم کیا ہے

1- ست یگ: اس دور کا نام کرت یگ ہے۔ اس کی مدت سترہ لاکھ اٹھائیس ہزار برس ہے۔

2- ترتیا یگ: ست یگ کے بعد ترتیا یگ آتا ہے۔ ترتیا یگ کا وقت سترہ لاکھ اٹھائیس ہزار برس ہے۔

3- دواپر یگ: ترتیا یگ کے بعد دواپر یگ آتا ہے۔ اس کی مدت آٹھ لاکھ چونسٹھ ہزار برس ہے۔

4- کل یگ: کل یگ کی مدت چار لاکھ بتیس ہزار برس ہے۔

اوتار مستقبل میں ہوگا لیکن اوتار سے پہلے ہی ظلموں سے دب کر زمین پانی پانی ہو جائے تو آخری اوتار سے فائدہ ہی کیا؟ گیتا میں بھی کہا گیا ہے کہ جب جب انصاف کو نقصان پہونچتا ہے اور ناانصافی کو عروج حاصل ہوتا ہے۔ تب تب اوتار ہوتا ہے۔

سادھوؤں کی حفاظت اور بدمعاشوں کے خاتمے کیلئے ایک مذہب کے قیام کیلئے یگ میں اوتار ہوتا ہے[1]۔

---

[1] بھگوت گیتا

اب یہ دیکھنا ہے کہ جن جن حالات کے بعد اوتار ہوتا ہے کیا وہ حالات گذر چکے ہیں یا گذر رہے ہیں؟ اتنا تو طئے ہے کہ آخری اوتار کل یگ میں ہوگا۔ اور کل یگ کا آغاز ہوئے آج سے پانچ ہزار انہتر برس ہو گئے[۱]

آخری اوتار کا وقت کل یگ کے پوری طرح گذر جانے یا کچھ گذر جانے پر ہے[۲] حالت یہ ہوگی کہ اپنے بل پر اپنا ہی پیٹ پالنا لوگوں کو مشکل ہو جائے گا۔

دوسری قابل غور بات یہ ہے کہ آخری اوتار اس وقت ہوگا جبکہ جنگوں میں تلوار کا استعمال کیا جاتا ہو اور سواریوں میں گھوڑے کا استعمال ہوتا ہو۔ کیونکہ بھاگوت پران میں صاف ہے کہ دیوتاؤں کے عطا کردہ صبا رفتار گھوڑے پر سوار ہو کر آٹھوں خدائی صفات اور خوبیوں سے متصف جگت پتی تلوار سے دشمنوں کی سرکوبی کرے گا[۳] یہ تلواروں اور گھوڑوں کا دور نہیں ہے۔ یہ تو ایٹم بموں اور دبابوں وغیرہ کا دور ہے۔ تلواروں اور گھوڑوں کا دور ختم ہو چکا ہے۔ چنانچہ آخری اوتار کی آمد تلواروں اور گھوڑوں کے دور میں ہی ہونا ثابت ہوتا ہے۔

آج سے تقریباً **1400** برس قبل گھوڑوں اور تلواروں کا استعمال ہوتا تھا اور اس کے لگ بھگ **100** برس بعد سے بارود کی تیاری سوڈے اور کوئلے کی آمیزش کے ذریعہ عرب میں ہونے لگی۔ میلاد کی تاریخ کا بھی تعین ضروری ہے۔ کلک پران میں آخری اوتار کا وقت مادھو ماس، شکل پکش کی بارہ تاریخ دیا گیا ہے[۴]۔

مقام کی وضاحت

یہ تو غیر متنازعہ طور پر طئے ہے کہ آخری اوتار کا مقام شنبھل گاؤں ہوگا[۵]۔

صرف گاؤں کے نام سے ہی اطمینان نہیں ہوتا جب تک کہ اس کی پوری تفصیل نہ ہو۔

پہلے یہ طئے کرنا ضروری ہے کہ شمبھل گاؤں کا نام ہے یا کسی گاؤں کا بیان۔

---

۱ گت کلی: **5069**، پنچانگ **2025**　۲ بھاگوت پران جلد **12** باب **2** اشلوک **17**

۳ بھاگوت پران جلد **12**، باب **2** اشلوک **19**　۴ کلک پران باب **2** اشلوک **15**　۵ کلک پران باب **12** شلوک **4**

شمبھل کسی گاؤں کا نام نہیں ہوسکتا کیونکہ اگر صرف کسی گاؤں کا نام شمبھل دیا گیا ہوتا تو اس کا محل وقوع بھی بتایا گیا ہوتا۔لیکن پرانوں میں کہیں بھی شنبھل گاؤں کا محل وقوع نہیں بتایا گیا۔

ہندوستان میں تلاش کرنے پر اگر کہیں کوئی شمبھل نام کا گاؤں ملتا ہے تو وہاں آج سے لگ بھگ چودہ سو برس پہلے کوئی مرد نہیں پیدا ہوا جو لوگوں کا نجات دہندہ ہو۔ پھر آخری اوتار کوئی کھیل تو نہیں ہے کہ اوتار ہو جائے اور سماج میں ذرا بھی تبدیلی نہ ہو۔ چنانچہ لفظ شمبھل کو خصوصیت تسلیم کرتے ہوئے اس کے مطلب پر غور کرنا ضروری ہے۔

1-لفظ شمبھل ۔لفظ شمو(پرسکون کرنا) دھاتو سے بنا ہے یعنی جس مقام پر سکون ملے۔

2-لفظ شمبھل کے معنے ہوئے جو لوگوں کو اپنی طرف کھینچے یا جس کے ذریعہ کسی کو منتخب کیا جاتا ہے۔

3-اس کے علاوہ لفظ شمبھل کے معنی پانی کے قریب واقع مقام بھی ہوتے ہیں۔

لوگوں کو یہ شبہ ہوگا کہ جب ''شمبھل'' کے معنی پانی نکل رہے ہوں تو پانی کے قریب کا مقام یا گاؤں معنی کیوں لئے گئے؟ اس کے جواب میں صرف یہی کہا جا سکتا ہے کہ موقع یہاں گاؤں کے تذکرے کا ہے پانی کا نہیں۔ جب گنگا میں لفظ گھوش کا یہ مطلب سمجھا جاتا ہے کہ گنگا کے قریب واقع گاؤں میں گھوش نہ کہ گنگا کے پانی کے اوپر گھوش تو لفظ سمبھل کے معنی ایسے ہی کیوں نہیں نکالے جاتے؟ اگر گنگا میں گھوش کا یہ مطلب تسلیم کیا گیا ہے تو یہاں کیوں تسلیم نہیں کیا جاتا۔

آخری اوتار کے مقام کے بارے میں صرف اتنا ہی قابل غور ہے کہ وہ مقام جس کے آس پاس پانی ہو، وہ مقام پر کشش ہو اور پر امن ہو۔ اوتار کی سرزمین مقدس اور پاک ہوتی ہے۔یعنی اس مقام پر پاکیزگی ہونی چاہئے اور تشدد وغیرہ نہیں ہونا چاہئے۔ساتھ ہی ساتھ وہ مقام ایک تیرتھ (جہاں زائرین آتے ہوں) ہونا چاہئے۔

لفظ شمبھل کے معنی ہیں ''مقام امن''۔آخری اوتار کا مقام پر امن، تشدد اور دشمنی (تعصب) سے پاک ہونا چاہئے۔

آخری اوتار کے لئے ضروری نہیں کہ وہ ہندوستان ہی میں ہو یا سنسکرت یا ہندی ہی بولے۔ زبان، رہن سہن تو صرف ملک اور زمانے کے مطابق ہوتی ہے۔ اگر اوتاروں کے لئے ایک ہی زبان رہن سہن اور ایک ہی لباس مختص ہوتے تو سبھی ملکوں کے اندر آنے والے اوتاروں کی زبان، رہن سہن، لباس، ایک ہی ہوتے۔ ایسا کہنا جاہلیت ہے کہ اوتار صرف ہندوستان میں ہی ہو۔ کیا ہندوستان ہی خدا کا چہیتا مقام ہے اور دیگر مما لک نہیں۔ اور کیا مخلوق صرف ہندوستان ہی میں ہے دیگر مما لک میں نہیں۔

چنانچہ آخری اوتار ہندوستان سے باہر بھی ہوسکتا ہے اور وہاں اس ملک کی زبان رسم ورواج ،لباس، رہن سہن کے مطابق اس کو عمل کرنا ہوگا۔ لیکن بے دینی اور ناانصافی کے خلاف۔

وقت کے پیش نظر اتنا تو واضح ہے کہ ہندوستان میں آج سے تقریباً تیرہ چودہ سو سال قبل کوئی ایسی شخصیت نہیں ہوئی جو آخری اوتار کی کسوٹی پر پوری اترے۔

جتنے بھی پران ہیں کلک اوتار کے بارے میں سبھی اس مقام کا نام سمبھل بتاتے ہیں۔ سمبھل یا شمبھل لفظ ایک ہی ہے۔ آخری اوتار کے ثبوت کے تذکرے میں مقام وغیرہ کا فیصلہ کیا جائے گا۔

دنیا کی سماجی اور مذہبی تبدیلی کا دور

ہر عظیم ہستی کی ولادت سے پہلے کافی مشکلات کے حالات پیدا ہوتے ہیں۔ یا یوں کہئے کہ ہر سمت مشکلات پیدا ہو جانے کے بعد ہی خدا کسی عظیم ہستی کو بھیج دیتا ہے۔ ہندوستان کی بھی حالت آج سے تقریباً دو ہزار سال پہلے خراب تھی۔ قدیم ہندوستان کی تاریخ میں سب سے گہری تاریکی کا دور مظالم کا دور ہے جو تقریباً 500 ء سے شروع ہوتا ہے۔ ویدک دور میں مورتی پوجا کا رواج تھا لیکن اس وقت مندروں میں مورتی پوجا کا ہر طرف عام رواج اور ایک مقام بن گیا تھا۔[1]

مندروں کے پجاری طرح طرح کی مورتیوں کے اجارہ دار بنے جو مذہب کی آڑ میں بھولے بھالے یاتریوں کو لوٹتے تھے۔[2]

ویدک دور میں سارے ہندو عوام میں اتحاد اور مساوات کا طریقۂ کار ہوتا تھا۔ لیکن اب ذات پات کی وجہ سے غیر معمولی اونچ نیچ کا بول بالا ہو گیا تھا۔ ویدک دور سے ذات پات کا نظام جو پاکیزگی اختیار کرنے پر تھا اب پیدائشی ذات کا نظام بن گیا تھا۔ اس سے سماج کے ادارہ پر بہت پر اثر پڑا۔[3] عورتوں کو داشتہ کا مقام دیا گیا۔[4]

دستور اس قسم کا بنا جو خصوصی طور پر جانبداری سے بھرپور تھا۔ برہمن چاہے کتنا ہی ظلم کیوں نہ کرے۔ سزائے موت کا مستحق کبھی نہیں ہوتا تھا نچلی ذات کا کوئی شخص اگر اونچی ذات کی کسی شادی شدہ عورت سے جنسی تعلق قائم کرے تو اسے سزائے موت دی جاتی تھی لیکن اگر اونچی ذات کا کوئی مرد نچلی ذات کی کسی شادی شدہ عورت سے جنسی تعلق قائم کر لیتا تو اسے برائے نام سزا دی جاتی

نوٹ: ''واچس پتیم'' کے بموجب شمبھل میں 30 تیرتھ (مقدس مقام) ہیں۔ وہاں پر لات منات نام کے مقدس مقامات (تیرتھوں) کا بھی امکان کچھ عالموں نے بتایا ہے۔ لات، منات اور قنات وغیرہ 30 مشہور مورتیوں کے دستیاب ہونے کا مقام بھی شمبھل ہے۔ ایسا مسلمان علماء کا خیال ہے۔ مسلمان عالم دار الامن کو ہی شمبھل کہتے ہیں۔

(1) A History of Civilization in an cient India. Vol.3 Page.281

(2) A History of Civilization in an cient India. Vol.3 Page.243

(3) A History of Civilization in an cient India. R.C Dutt. Vol.3 . Page.308

(4) A History of Civilization in an cient India. R.C Dutt. Vol.3 . Page.331

سزا تھی تھی۔ اگر نچلی ذات کا کوئی شخص اونچی ذات والوں کو نصیحت کرے تو گرم تیل اس کے منہ میں ڈال دینے کا رواج تھا۔ گالی دینے پر زبان کاٹ لینے کی شراب[1] پینا راجاؤں کی شان کی علامت تھی۔ شاہی خاندان کی عورتیں بھی شراب کے نشہ میں مدہوش گھومتی تھیں[2] سڑکوں پر بدمعاشوں کا مجمع لگا رہتا تھا[3] خدا کی تلاش جنگلوں اور پہاڑوں میں کی جاتی تھی۔ تصوراتی اور من گھڑت خیالات اور بھوت پریت کی پوجا کا بھی رواج تھا۔

غالباً اتنی بری حالت رومی اور ایرانی مملکتوں کی پہلے کبھی نہیں تھی جتنی ساتویں صدی کے آغاز میں تھی۔ بازنطینی سلطنت کے زوال سے مکمل حکومت منتشر ہو چکی تھی۔ اور پادریوں کے برے خیالات اور بداعمالیوں کا نتیجہ یہ نکلا کہ عیسائی مذہب بہت بدنام ہو گیا۔ حالت اتنی خراب ہوگئی کہ آج اس کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ ان برے حالات کی آج وضاحت کی جائے تو شائد کوئی یقین بھی نہ کرے۔ لیکن ان برائیوں کے ایسے غلبہ کے آثار موجود ہیں کہ کوئی شک وشبہ بھی نہیں کر سکتا۔ بار بار جنگوں اور دشمنوں کی وجہ سے سماج راہ بھول چکا تھا۔ شہروں اور قصبوں میں خون کی ندیاں بہتی تھیں۔ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) مسیح نے سچ ہی کہا تھا کہ میں امن نہیں لایا ہوں۔ آفت کی تلوار لایا ہوں[4]

اس وقت عرب کے ایک حصہ میں (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) صاحب کا مذہب

---

(1) A History of Civilization in an cient India. R.C Dutt. Vol.3 . Page.342,343

(2) A History of Civilization in ancient India. R.C Dutt. Vol.3. Page.469

(3) A History of Civilization in an cient India. R.C Dutt. Vol.3 . Page.469

(4) Perhaps in no previous period had the empire of the persian or the oriental part of Roman empire been in a more deplorable or unhap py state than at the beginning of the 7th Century. In consequence o f the weakness of Byzentine despots the whole fram of government was i n state of complete disorganisation of most frightful abuses and corruption of priests, the christian religion had fallet into a satet of degradation scarcely at this day concievable and such as would b e absolutely in credible had we not evidence of it the most unquestionable, the fends and enimosities of the almost innumera ble sects had riser to the greatest possible heights the whole fame of society was loosened, the towns and cities flowed with blood well, indee d, had Jesus prophesised when he said he brought not peace but sword (Apology for Mohammed by Godfrey Hggins Page:1)

ابھرا جو رومی شہنشاہیت کی جنگوں سے دور تھا۔اس مذہب کے قسمت میں یہی لکھا تھا کہ وہ طوفان کی طرح پورے کرہ ارض پر چھا جائے اور اپنی آندھی سے حکومتوں، حکمرانوں اور ان کے طور طریقوں کو اسی طرح اڑا دے جیسے ایک آندھی گرد اڑا دیتی ہے۔[1]

تمام تاریخی شہادتوں سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) صاحب کی ولادت سے پہلے عیسائیوں میں کتنی برائیاں پھیل گئی تھیں (جارج سیل کا ترجمہ قرآن مجید۔ پہلا ایڈیشن۔ دیباچہ صفحہ 25-26)۔اسی طرح سیل نے قرآن کے ترجمہ کے دیباچہ میں لکھا ہے کہ گرجا گھر کے پادریوں نے مذہب کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے تھے اور امن ومحبت اور اچھائیاں ان سے دور ہوگئی تھیں وہ حقیقی مذہب کو بھول گئے تھے۔ مذہب کے بارے میں قسم قسم کے عقائد ایجاد کر کے ان پر عمل کیا کرتے تھے۔ ان ہی گرجا گھروں میں بہت سے توہمات کو مذہب قرار دے کر ان پر عقیدہ رکھا جانے لگا اور بہت ہی بے شرمی سے مورتی پوجا شروع ہوگئی۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم صاحب سے پہلے عیسائی مذہب اور مورتی پوجا دونوں نے مل کر ایک نیا روپ اختیار کرلیا جس کی وجہ سے عیسائیوں میں مورتی پوجا عام ہوگئی۔ اور خدائے واحد کے مقام پر تین خدا بٹھا دیئے گئے (بی بی) مریم (حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسیح کی والدہ کو خدا کی ماں سمجھا جانے لگا[2]

---

(1) At this time in a remote and almost unknown corner of the Ar abia at a distance of Civil braolls which were tearing to pieces of R oman Empire, arose the religion of Mohammed a religion destined to sw eep like a tornads over the face of earth to carry before it empires, kingdoms and systems and to scatter them like dust before the wi nds, Page:2

(2) The History of Strugle between science and religion by drape r (noted from Siratun Nabi Vol.IV Page:227

آخری اوتار کے ثبوت

مذکورہ بالا وضاحتوں میں یہ تو واضح کیا جا چکا ہے کہ آخری اوتار گھوڑے سوار ہوگا۔تلوار اور گھوڑے کا دور گذر چکا ہے اور اب تو جیٹ طیاروں اور ایٹمی ہتھیاروں کا دور آ گیا ہے۔آخری اوتار کا دور آج سے پہلے ہی کا ثابت ہو چکا ہے۔آخری اوتار سے پہلے کے حالات بھی ثابت ہو چکے ہیں کہ مذہب کا انحطاط اور مظالم میں اضافہ ہونے پر آخری اوتار کی ولادت ہوگی۔کلک اوتار اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) صاحب کا تقابلی مطالعہ درج ذیل ہے۔

گھوڑ سواری اور تیغ زنی[1]

بھاگوت پران۔دوادوش سکندھ دویتیا ادھیائے کے انیسویں اشلوک سے کلک کا خدائی عطیہ گھوڑوں پر سواری کرنا اور تلوار سے سرکشوں کا صفایا کرنا ثابت ہے۔خدائی عطیہ یہ گھوڑا بہترین رہے گا۔اسی پر سوار ہو کر وہ سرکشوں کا خاتمہ کریں گے۔محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) صاحب کو بھی فرشتوں کے ذریعہ گھوڑا املا تھا جس کا نام براق تھا[3] اس پر سوار ہو کر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) صاحب نے آسمانوں کی سیر کی تھی[4]۔

---

(1) The History of Struggle between science and religion by Draper (noted from siratum Nabi Vol.IV Page.227

(2) Bhagwat Puran Dwadash Skandh Dwitya adhyay 19th ashlok

(3) The Picture of Burraq was published in Organiser February 8, 1969.

(4) He explained to ammehani daughter of Abu Talib that during the night he had performer his deviotions in the temple of Jerusalem. He was going forth to make his visions known. When She confijured him not thus to expose himself to the derisions of the unbelievers. ("Life of Mahomet" by Sir William Muir, Page.125)

محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) صاحب کو یہ گھوڑا بہت پسند تھا۔ ان کے سات گھوڑے تھے[1] انس نے کہا ہے کہ میں نے محمدؐ صاحب کو دیکھا کہ گھوڑے پر سوار تھے اور گلے میں تلوار لٹکی ہوئی تھی[2] محمدؐ صاحب کے پاس 9 تلواریں تھیں (1) ورثہ میں حاصل ہوئی (2) ذوالفقار نام کی تلوار اور (3) قلعی نام والی تلوار (4)[3]

جگت گرو:

2- جگت گرو: بھاگوت پران میں آخری اوتار کو جگت پتی کہا گیا ہے[4] جگت کے معنی ہیں دنیا اور پتی کے معنی ہیں محافظ۔ لفظ جگت پتی کے معنی ہوئے اپنے مواعظ کے ذریعہ زوال پذیر معاشرے کو بچانے والا۔ یہ معاشرہ کوئی محدود معاشرہ نہیں ہے۔ یہ ہے دنیا محمدؐ صاحب کے لئے بھی قرآن مجید میں کہا گیا ہے کہ ''اے محمدؐ اعلان کردو ساری دنیا کیلئے نبی بن کر آپ آئے ہیں'' [5]

دوسرے مقام پر یہ بھی کہا گیا ہے کہ بڑی پاک ہے وہ ذات ہے جس نے اپنے بندے پر پاک کتاب اتاری۔ تاکہ پوری دنیا کے لئے گناہوں کے بارے میں ڈرانے والا ہو[1] اسطرح جگت گرو کی شخصیت اوران کی اہمیت دونوں پر ہی روشنی پڑتی ہے۔

---

(1) Asah us-siar page 565, Jamaul Favaid Vol.II. Page.179

(2) Bukhari Ki Hadeesh

(3) Amhusionyer P.496

(4) Bhagwat puran Dwadash Skandh Dwitya adhyay 19th ashlok

(5) Surah Airaf Ayath No.158

اسادھودمن

کلک کے بارے میں تحریر ہے کہ وہ سرکشوں کا صفایا کریں گے۔ یہی بات محمدؐ صاحب پر بھی صادق آتی ہے۔ انھوں نے بھی سرکوبی کی تو سرکشوں کی ہی۔ قرآن مجید میں بھی یہ کہا گیا ہے کہ جن کو قتل کیا گیا ہے ان کو اجازت دی جاتی ہے کہ وہ بھی لڑیں اس وجہ سے کہ ان پر ظلم کیا گیا ہے۔ خدا ان کی مدد کی پوری طاقت رکھتا ہے جو لوگ اپنے گھروں سے نکالے گئے صرف اس بات پر کہ خدا ان کا پروردگار رہے۔ محمدؐ صاحب نے لیٹروں اور ڈاکوؤں کی اصلاح کر کے انھیں توحید کی تعلیم دی۔ اور خدا کی عبادت میں دیوتاؤں کو شریک کرنے کی مخالفت کی۔ مورتی پوجا کی مذمت کی۔ انھوں نے جس مذہب کی بنا ڈالی اس کے بارے میں کہا کہ میں قدیم مذہب کا ہی احیا کر رہا ہوں یہ کوئی نیا مذہب نہیں ہے۔ لفظ اسلام کے معنی ہیں خدا کے احکام کی تعمیل کرانے والا مذہب۔ لفظ وید کے معنی خدا کی صدا ہیں۔ اور ان کے احکام کی تعمیل کرانے والا مذہب ویدک ہے یعنی ویدک دھرم اور مذہب اسلام میں مماثلت ہے۔ جو ویدک یا مذہب اسلام کے ماننے والے نہیں انھیں ناستک (دیریہ) یا کافر کہا جاتا ہے۔ ان کی مخالفت کی بات اور ان کی سرکوبی کی بات فطری ہے۔

جن حالات میں محمدؐ صاحب کی ولادت ہوئی وہ حالات ڈاکوؤں اور بدمعاشوں سے بھرپور تھے۔ لڑکیوں کو قتل کر دیا جاتا تھا۔ ان کی ولادت سے پہلے ایران میں قباد اولین بادشاہ ہوا تھا جو مزوک محافظ سے متاثر ہو کر یہ اعلان کر چکا تھا[۲] کہ دھن دولت سبھی کی ہے۔ اس پر کسی ایک ہی شخص کا حق نہیں۔ اسی کے نتیجہ میں وہ اپنی حد پار کر چکا تھا۔ بعد میں محمدؐ صاحب ہی ایسی ہستی ہوئے جن کے دور میں ان اوہام کو شکست دے کر مذہب کا وقار قائم کرنے میں کامیابی حاصل ہوئی۔

---

[۱] سورہ فرقان آیت نمبر۱ (۲) سیرت النبیؐ جلد ۴ صفحہ ۲۱۵

مقام سے متعلق وضاحت:-

کلک کا مقام شمبھل ہوگا اور وہ وہاں کے پروہت کے یہاں پیدا ہوں گے۔ پروہت کا نام وشنویش ہوگا۔ اتنا تو علم ہی ہے کہ یہ تمام نام سنسکرت زبان میں ہیں جو یا تو معنوں کی بنیاد پر لکھے گئے ہیں یا پھر وہ عربی زبان کے الفاظ کا ترجمہ ہیں۔ سنسکرت زبان میں بامعنی ناموں کو ترجیح دی جاتی ہے۔ چنانچہ ان ناموں کے معنوں کو ہی قبول کرنا قابل ترجیح ہے۔ لفظ شمبھل کے معنی پُرسکون کرنا چنانچہ لفظ شنبھل کا ترجمہ ہوگا امن کا گھر اور مکہ معظّمہ کو عربی زبان میں دارالامن بھی کہا جاتا ہے جس کے معنی ''امن کا گھر'' ہی ہوتے ہیں۔

5-اعلیٰ ترین پروہت کے یہاں ولادت:-

کلک کے بارے میں یہ کہا گیا ہے کہ وہ اعلیٰ ترین پروہت کے یہاں جنم لیں گے۔ محمدؐ صاحب بھی مکہ معظّمہ میں کعبۃ اللہ کے اعلیٰ ترین متولی کے گھر میں پیدا ہوئے۔

6-ماں باپ کے بارے میں وضاحت:-

کلک کی والدہ کا نام کلک پران میں سمتی (سوم وتی) آیا ہے جس کے معنی ہیں امن پسند اور نرم خو کردار والی۔ والد کا نام وشنویش آیا ہے جو بہت ہی پاک اور خدا کا عبادت گذار ہوگا۔ محمدؐ صاحب کی والدہ کا بھی نام ''آمنہ'' تھا[1]

7-آخری اوتار کے ظاہر ہونے کا تذکرہ:-

کلک کو آخری دور کا آخری اوتار بتایا ہے[2]۔ محمدؐ صاحب نے بھی اعلان کیا ہے کہ میں آخری پیغمبر ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ مسلمان باقی کسی پیغمبر یا اوتار کو نہیں مانتے۔

لفظ کلک کے معنی لغت میں انار کا پھل کھانے والے اور داغ دھونے والے کے ہیں۔ محمدؐ صاحب بھی انار اور کھجور کے پھل کھاتے تھے اور زمانہ قدیم کے شرک اور کفر کو اُنھوں نے دھو دیا۔

---

[1] سرورِ عالم صفحہ ۱۰ [2] پرشورام کلک اوتار کو غار میں لے جا کر تعلیم دیں گے۔ پرشورام = جبرئیل یا روح القدس، غار یعنی غارِ حرا، (سرورِ عالم صفحہ ۲۱) کلک اوتار اپنے وطن میں شمالی پہاڑی کی طرف چلے جائیں گے لیکن جب عرصہ بعد پھر اسی شہر میں آئیں گے اور سارا ملک فتح کریں گے۔ یہ ہجرت اور فتح مکہ کی طرف اشارہ ہے۔ (سرورِ عالم صفحہ ۲۲)

[3] شیو کلک اوتار کو ایک گھوڑا دیں گے جو عجیب غریب صفت رکھتا ہوگا۔ شیو = خدا، اور گھوڑے کا اشارہ براق کی طرف ہے (سرورِ عالم صفحہ 22)

8- شمالی سمت سے آمد اور خطبہ سے متعلق تذکرہ:- کلک پران میں تحریر ہے کہ کلک پیدا ہونے کے بعد" پہاڑی کی طرف چلے جائیں گے۔ پرشورام جی سے علم حاصل کریں گے۔ بعد میں شمال کی طرف چلے جائیں گے اور پھر واپس آئیں گے[1]۔ محمدؐ صاحب بھی ولادت کے بعد پہاڑیوں کی طرف چلے گئے اور وہاں جبرئیلؑ کے ذریعہ علم حاصل کیا۔ اس کے بعد ان پر قرآن (مجید) کی آیتیں نازل ہونا شروع ہوئیں۔ اس کے بعد وہ شمال کی سمت مدینہ (منورہ) جا کر وہاں سے پھر جنوب کی سمت واپس آئے اور اپنے مقام کا دورہ کیا[2]۔

یہی واقعہ کلک کے بارے میں بھی پیش آنے کا پرانوں کے ذریعہ اعلان کیا گیا ہے۔

9- شیو کے ذریعہ کلک کو ایک گھوڑا اعطاء ہونا[3]:- شیو کلک کو گھوڑا دیں گے جو بہت ہی کرشماتی ہوگا۔ محمدؐ صاحب کو براق نام کا کرشماتی گھوڑا املا تھا جو خدا سے انھیں حاصل ہوا تھا۔

10- چار بھائیوں کے ساتھ کلی کی شکست:- کلک پران میں تذکرہ ہے کہ[4] چار بھائیوں کے ساتھ کلک کلی (شیطان) کو شکست دیں گے۔ محمدؐ صاحب نے چار ساتھیوں کے ساتھ شیطان کو شکست دی تھی۔ یہ چار بھائی تھے[5]

ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ اور علیؓ۔ بعد میں یہی خلیفہ ہوئے جنھوں نے محمدؐ صاحب کے توحید پر مبنی اور شرک سے پاک مذہب کی تبلیغ کی۔

11- دیوتاؤں کی مدد:- کلک پران میں تذکرہ ہے کہ کلک کو جنگوں میں دیوتاؤں کے ذریعہ مدد ملے گی[1]۔ یہی بات محمدؐ صاحب کے بارے میں بھی ہوئی کہ بدر کی لڑائی (غزوہ) میں فرشتے ان کی مدد کیلئے اُترے۔ قرآن میں تحریر ہے کہ "اللہ نے تم کو بدر کی لڑائی میں مدد دی اور تم بہت کم تعداد میں تھے تو تمکو چاہئے کہ تم اللہ ہی سے ڈرو اور اسی کے شکر گذار ہو جاؤ۔ جب تم مومنین سے کہہ رہے تھے کہ کیا تمہارے لئے کافی نہیں ہے کہ تمہارا رب تم کو تین ہزار فرشتے بھیج کر مدد کرے بلکہ اگر تم صبر کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو تو اللہ تمہاری مدد پانچ ہزار فرشتوں سے کرے گا۔"[2] جب تم نے اپنے رب سے مدد مانگی تو تمہارے رب نے منظور کیا کہ میں تمہاری مدد کے لئے

ایک ہزار فرشتے بھیجوں گا۔[۳]

اے ایمان والو اللہ کی اس مہربانی کو یاد دوں کرو جب تمہارے خلاف فوجیں آئیں تو ہم نے بھی ان کے خلاف آندھی اور ایسی فوجیں بھیجیں جن کو تم نہیں دیکھتے تھے اور جو کچھ تم کر رہے تھے وہ اللہ دیکھ رہا تھا[۴]

12- نور کامل سے متصف: کلک کے بارے میں تذکرہ ہے کہ نور کامل سے متصف ہوں گے۔یعنی وہ اتنے زیادہ حسین ہوں گے کہ ان کی تعریف نہیں کی جاسکتی[۵]۔ محمدؐ صاحب کے بارے میں کہا گیا ہے کہ محمدؐ صاحب سب ہی آدمیوں میں زیادہ حسین تھے اور سب ہی انسانوں میں زیادہ مثالی کردار کے اور جنگجو تھے۔

13- ولادت کی تاریخ کے بارے میں تذکرہ: کلک پران میں کلک کی پیدائش کی تاریخ کے بارے میں لکھا ہے کہ مادھو ماس میں شکل پکش دوادشی کو جنم لیں گے[۱]۔اور محمدؐ صاحب کی ولادت بھی بارہ ربیع الاول کو ہوئی[۲] بارہ ربیع الاول کا مطلب ہے چاند کی بارہویں تاریخ یعنی شکل پکش دوادشی۔

14- جسم سے خوشبو پھوٹنا: شریمد بھاگوت پران کے بموجب کلک کے جسم سے نکلی ہوئی خوشبو سے لوگوں کے دل پاک ہو جائیں گے۔ان کے جسم کی خوشبو ہوا میں مل کر لوگوں کے دل پاک کردے گی[۳]۔محمدؐ صاحب کے جسم کی خوشبو تو مشہور ہے۔محمدؐ صاحب جس سے ہاتھ ملاتے تھے اس کے ہاتھ سے دن بھر خوشبو آتی رہتی تھی[۴] محمدؐ صاحب کے نوکر نے کہا تھا کہ محمدؐ صاحب کے جسم کی خوشبو فضاء کو معطر کردیتی تھی جب بھی وہ گھر سے باہر نکلتے تھے[۵]۔

ایک بار ام سلیمانؓ نے محمدؐ صاحب کے جسم کا پسینہ جمع کیا۔محمدؐ صاحب کے پوچھنے پر اُنھوں نے بتایا کہ اسے ہم عطر میں ملاتے ہیں۔کیونکہ یہ سبھی عطریات سے بہتر ہے[۶]۔

---

۱ کلک پران باب ۲اشلوک ۷
۲ قرآن مجید، سورہ آل عمران، آیات نمبر ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵
۳ قرآن مجید سورہ انفعال آیت نمبر ۹
۴ قرآن مجید سورہ احزاب آیت نمبر ۹
۵ بھاگوت پران بارہواں باب، ۳۲واں پیراگراف، ۲۰واں اشلوک

15-آٹھ خدائی صفات سے متصف : بھاگوت پران 12 واں باب 32

واں پیراگراف میں کلک کو آٹھ خدائی صفات سے متصف کہا گیا ہے۔وہ آٹھ خدائی صفات ہیں علم غیب، اونچا(اعلیٰ) خاندان، نفس پر قابو، وحی آنا، جسمانی طاقت، کم گو، فیاض اور احسان مند[1]۔

(ا) علم غیب:

ماضی، حال اور مستقبل کی سب ہی باتیں بتانے کی محمدؐ صاحب مکمل صلاحیت رکھتے تھے۔ اس بات کی تائید کئی واقعات سے ہوتی ہے جو محمد عنایت احمد کی کتاب ''الکلا بلبن'' میں درج ہیں۔ مثال کے طور پر اس کتاب میں ایک تاریخی حوالہ میں ہے کہ رومیوں اور ایرانیوں کی جنگ میں جب رومی شکست خوردہ ہوئے تو محمدؐ صاحب نے اپنی بصیرت سے یہ واقعہ اپنے صحابہ کو سنایا۔آپؐ کے صحابہ سے یہ واقعہ معلوم کر کے قریش (حریف) بہت خوش ہوئے لیکن ایک فرشتہ سے 9 برس کے اندر رومیوں کی ہونے والی فتح کی پیشن گوئی سن کر محمدؐ صاحب کے صحابی ابوبکرؓ سے ایک 2 ہزار اونٹوں کے ہار جانے کی شرط رکھی۔آخر میں 9 برسوں کے اندر نینوا کی جنگ میں رومیوں کی فتح 627ء میں ہوئی۔اس کے بارے میں سورۂ روم نازل ہوئی۔اسی طرح کے کئی واقعات ہیں جوان کی دور بینی سے تعلق رکھتے ہیں، تاریخ میں موجود ہیں۔

(ب) اعلیٰ خاندان:

کلک کا اہم برہمن خاندان سے تعلق ہوگا۔اس کی وضاحت ہم اوپر کر چکے ہیں۔
محمدؐ صاحب بھی اعلیٰ مذہبی پیشوا کے خاندان میں پیدا ہوئے تھے۔ان کا خاندان مقدس کعبہ کا متولی تھا[2]۔
محمدؐ صاحب کی ولادت 571ء میں قبیلہ قریش کے ہاشم کے خاندان میں ہوئی تھی۔
جو عربوں میں معزز اور کعبہ کے محافظ تھے[3]۔

ا جمع الغوائد صفحہ ۲۷۹ بخاری کی حدیث میں انس کا بیان — ۲ کلک پران پیراگراف ۱۲ اشلوک ۱۵

۳ اصح السیار صفحہ ۴۹ — ۴ بھاگوت پران بارہواں باب، بتیسواں پیراگراف، ۲۱ واں اشلوک

۵ شمائل ترمذی مولف مولانا محمد ذکریا صفحہ ۲۰۶

(6) Anas his servant says "We always used to know when Mohammad has issued forth from his chamber by the odouriferous perfume that filled the air.
" Life of Mohamet" by Sir William Muir Page:342

(ج) نفس پر قابو: آٹھ خدائی صفات میں تیسری صفت نفس کو قابو میں کرنا ہے۔ ہندوستانی مذہبی صحیفوں میں کلک کے بارے میں کہا گیا ہے کہ کلک نفس پر قابو پانے والے ہوں گے۔ محمدؐ صاحب کے بارے میں کہا گیا ہے کہ وہ نفس کی خواہشات سے پاک، مہربان، پرامن، نفس پر قابو پانے والے اور نیک ہوں گے[1]۔

نفس پر قابو پانے کا مطلب ہے خواہشات پر قابو پانا۔ خواہشات دل کی تابع ہو کر کام کرتی ہیں۔ دل کو مطیع کرنا ہی نفس پر قابو پانا ہے۔ اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ جو مرد 9 نکاح کرے تو اس کو پر شہوت یا جنسی تعلقات کا شیدائی کہنے کے بجائے نفس پر قابو پانے والا کیسے کہا جا سکتا ہے؟ تو اسے یہ معلوم ہونا چاہئے کہ یوگی راج سری کرشن کی پٹ رانیوں کی تعداد کیا 600 سے زیادہ نہیں تھی؟ یوگی تو دنیوی کاروبار میں مصروف رہ کر بھی حرص و ہوس سے پاک رہتے ہیں۔ جیسے کنول کا پتہ پانی میں رہتے ہوئے بھی پانی سے دور رہتا ہے ویسے یوگی مرد (خدا تک پہنچنے والا) بھی دنیوی کاروبار اور لذتوں میں رہتے ہوئے بھی ان سے دور رہتا ہے۔ چنانچہ محمدؐ صاحب کی 6 بیویوں سے شادی بھی دنیا میں مردوں کے رواج کے مطابق ہے۔ اس سے ان کے نفسانی خواہشات سے پاک ہونے میں کوئی فرق نہیں پیدا ہوتا۔

(د) وحی: وحی آٹھ خدائی صفات میں چوتھی صفت ہے۔ وحی کا مطلب ہے جو خدا کے ذریعہ سنائی گئی اور پیغام بروں کے ذریعہ سنائی گئی ہو۔ خدائی علم جس شکل میں بھی ہو اسے وحی کہا جاتا ہے۔ محمدؐ صاحب پر فرشتہ کے ذریعہ وحی نازل ہوتی تھی۔ لین پول اس بات کی تائید کرتا ہے کہ محمدؐ صاحب پر خدا کے قاصد کے ذریعہ وحی نازل ہونا بے شک سچ ہے۔ آر بی اسمتھ بھی اس بات سے متفق ہے کہ ایک دور میں محمدؐ صاحب کے نبوت کا درجہ پانے کا اعلان کیا گیا ہے[1]۔
سر ولیم میور نے بھی محمدؐ صاحب کے بارے میں لکھا ہے کہ وہ اللہ کے نائب (خلیفہ) تھے۔ اس طرح محمدؐ صاحب اور کلک اوتار کی مماثلت ثابت ہوتی ہے۔

---

[1] مہابھارت

[2] وہ 571ء میں قریش کے معزز قبیلے میں جو عرصہ سے مقدس کعبہ کا متولی تھا، پیدا ہوئے صفحہ 26 تعارف خطباتِ محمدؐ از لین پول ناشر مسکملین اینڈ کمپنی لندن

[3] وہ قبیلہ قریش کے خاندان ہاشم میں جو عربوں میں انتہائی معزز، مکہ (معظّمہ) کے شہزادے اور کعبہ کے موروثی متولی تھے، پیدا ہوئے۔ صفحہ ۲۲۹، جلد ۵، انحطاط و زوال رومن شہنشاہیت از ایڈورڈ بن ناشر ای ایوٹو اینڈ کمپنی نیویارک۔

(ء) فیاضی: فیاضی مذہب کا لازمی جزو ہے۔ غریبوں کو خیرات دینا آٹھ صفات میں سے ساتویں صفت ہے جو سرکش کو مطلع کرتی ہے۔ تقریباً ہر عظیم شخصیت نے اسے تسلیم کیا ہے۔ کلک کو تو آٹھ صفات کا حامل قرار دیا گیا ہے۔ پرانوں میں ان کی آٹھ صفات کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔

محمدؐ صاحب خیر خیرات میں ہمیشہ مصروف رہتے تھے۔ ان کے گھر پر غریبوں کا جمگھٹ لگا رہتا تھا[3]۔ وہ کسی کو نا اُمید نہیں کرتے تھے۔ سر ولیم میور نے بھی محمدؐ صاحب کو بہت خوبصورت، صحتمند، طاقتور اور مخیرّ قرار دیا ہے[4]۔

-2 جس کو کوئی بھی آنکھ سے نہیں دیکھ سکتا جس سے اپنے تمام کاموں کو دیکھتا ہے۔ اسے ہی تو برہما سمجھ[1] قرآن میں کہا گیا ہے کہ آنکھ اسے نہیں دیکھ سکتی لیکن وہ سب آنکھوں کو دیکھتا ہے[2]

-3 تو ہمیں سیدھے راستہ پر لے چل[3] رگ وید میں بھی کہا گیا ہے کہ ''اے منور خدا ہمیں خوبصورت راستے سے لے چلو''[4]۔

-4 کہہ دو کہ ایشور ایک ہے۔ باقی سب اسی کے محتاج ہیں۔ نہ وہ کبھی پیدا ہوتا ہے نہ کسی کو پیدا کرتا ہے۔ اس کے برابر والا کوئی دوسرا نہیں ہے۔ خدا ایک ہے۔ سبھی جانداروں میں پوشیدہ ہے۔ سبھی کاموں کا مختار ہے۔ سبھی کے اوپر ہے۔ سب کا گواہ ہے۔ سب کچھ جانتا ہے۔ اس کی کوئی شکل نہیں[5]۔

-5 ایشور ستیہ ہے (اللہ حق ہے)[6] ویدانت میں کہا گیا ہے کہ ستیہ برہما یعنی برہما ستیہ ہے۔

-6 جدھر بھی تم منہ کرو، ادھر ہی خدا کا منہ ہے[7]

گیتا میں کہا گیا ہے کہ ''وشوتی مکھم'' یعنی اس کے ہر طرف مکھ ہیں۔

---

1) He was he great taciturnity but when he spoke, it was with emphasis and deliberation and no one could forget what he said Page:XXIX introduction. The speaches of Mohammed by Lane Pool.

(2) In his inter course with others he would sit silent among his companions for a long time together, but truely was more eloquent than other men's speach, for the moment, speech was called for it was forth coming in the shape of some weightly apothegm or Proverb such as Arabs leve to hear, Page:110, Mohammed and Mohammedanism by R. Bosworth Smith.

(3) Indud outside the Prophet's house was a bench or gallery, on which were always to he found a number of poor, who lived entirely upon his generosity and hence were called the people of the bench Page:523. The Life of Mohamet by Sir William Muir.

(4) An admiriny follower says he was handsomest and bright faced, brawest and most genrous. Page 523 the Life of Mohamet by Sir William Muir

-7 ویدوں میں اور گیتا اور سمرتیوں میں ایک ایشور (خدا) کی بھکتی (عبادت) کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور اپنی کی ہوئی برائیوں کی معافی مانگنے کے لئے بھی اسی ایشور (خدا) سے پرارتھنا (دعا) کرنے کا آدیش (حکم) دیا گیا ہے۔ قرآن میں بھی کہا گیا ہے کہ ''اے نبی! میں تو صرف تم ہی جیسا ایک انسان ہوں۔ میری اور برہما کی ذات ہے کہ تمہارا الٰہ (معبود) ہی اکیلا لائق پرستش ہے۔ تو تم سیدھے اسی کی طرف منہ کرو اور معافی بھی اسی سے مانگو۔[۸]

-8 ویدوں (کلام الٰہی) پر عقیدہ نہ رکھنا اور اس کی نصیحتوں کو تسلیم نہ کرنا ''دہریت'' ہے۔ دہریت کے معنی یہ ہیں کہ تسلیم نہ کرنا۔ قرآن میں بھی لفظ کافر اسی معنی میں استعمال ہوا ہے۔ کفر کا مطلب ہے انکار کرنا یا بھلا دینا۔ خدا اور پیغمبر کو ماننے والوں کے مونہہ سے کہلایا گیا ہے کہ جو کچھ تم کہتے ہو اس کی طرف سے ہم کافر ہیں۔ (یعنی اس کا ہم انکار کرتے ہیں)[۱]

-9 مسلمان کا مطلب ہے کہ خدا کے حکم کو ماننے والا۔ مختصر یہ کہ خدا، کلام الٰہی اور خدائی انسانوں پر جس نے ایمان لایا وہی ہے مسلمان۔ ٹھیک اسی لفظ کے مطابق سنسکرت ادب میں لفظ ''آستک'' آیا ہے۔ آستک کے معنی ہیں خدا، کلام الٰہی اور خدائی انسانوں پر ایمان رکھنے والا۔ جس طرح خدائی انسانوں کی صدا اسن کران سنی کر دینا جرم سمجھا جاتا ہے۔ اسی طرح پیغمبروں کے پیغام کو بھی نظر انداز کرنا جرم سمجھا جاتا ہے۔ کافر کے برعکس لفظ مسلمان ہے اور ناستک کا برعکس آستک ہے۔ کافر سے کوئی مسلمان ربط رکھنا نہیں چاہے گا اور نہ تو ناستک سے کوئی آستک بھی بات کرنا پسند کرے گا۔ ہندوستان میں پچھتر فیصد آستک اور 25 فیصد ناستک ہیں۔ تعلیم یافتہ معاشرہ میں ناستکوں کی تعداد زیادہ ہے۔ ناستک اور کافر ایک دوسرے کے مترادف ہیں۔ اسی طرح مسلمان اور آستک مترادف الفاظ ہیں۔

۱۔ کین اپنشد (سام دید تلبکار برہمن) باب 1 منتر 3 ۲۔ قرآن ۔6۔102۔104 ۳۔ قرآن سورہ 1، آیت 5

۴۔ اگنے نئے سپتھا رائے۔ اگبند 279-2، 1، با، یا، 3,36، 7، 43، 40، 23، تا، سا2، 43، 4، 3، 24، 2، 2، تا، آ، 3، 2، 7، 2 سے آ7، 7، 7، 2 شتکرا2، 3، 7، 14 ۵۔ قرآن 4 سے 1۔112 ۶۔ شویتا شوترا پنشد باب 6، منتر 21

۷۔ قرآن 21,32

۸۔ رگ وید 2090,9، سام وید 627، اتھر وید 29,6,2، با، یا، 32,2، تے، آیا 2-12-3 قرآن السجدہ رکوع 42 آیت 6

10- رہی بات لفظ ہندو کی تو یہ لفظ بالکل ہی نیا لفظ ہے۔قدیم ہندوستانی مذہب کو آریا دھرم کہا جاتا تھا یا سناتن دھرم۔آریا دھرم کے معنی ہیں۔بہترین دھرم[۲]

اور سناتن دھرم کا مطلب ہے۔قدیم زمانہ سے رائج مذہب۔سنسکرت لفظ ''سکار'' فارسی میں ''ہکار'' ہوجاتا ہے۔ایرانی سندھ کے کنارے تک آتے تھے اور سندھ کے حرف س کو حرف ہ سے بدل دیتے تھے۔اس طرح ''سندھ'' لفظ ''ہند'' اور ''استھان'' لفظ ''ستان'' ہوگیا۔اس طرح لفظ ہندوستان بنا۔ہندوستان کے رہنے والے ہندو کہلائے اور یہ دو الفاظ عام ہوگئے۔انگریزی میں **HIND** کا حرف **H** حذف کردیا گیا۔حروف **IA** جوڑ کر **India** بنا دیا گیا۔

یہاں کے رہنے والے انڈین کہلائے۔یعنی الفاظ بھارتیہ، ہندو اور انڈین ہم معنی ہیں۔اگر کوئی ان کو ہم معنی تسلیم نہ کرے تو یہ اس کی ناواقفیت ہے۔ہندوستان میں رہنے والے مسلمان، عیسائی، دراوڑ، کول، کیرات، بھیل، پارسی، سنتھال سبھی ہندو ہیں۔علم لسانیات سے یہ ثابت ہے۔ہندو دھرم، انڈین دھرم، سناتن یا آریا دھرم میں زبان کے سوائے کوئی اور فرق نہیں ہے۔

۱؎ قرآن 34,34

۲؎ بھوشیہ پران 33 واں باب، پیراگراف 3، 24 واں اشلوک

خلاصہ

صرف میں ہی نہیں، پورا تعلیم یافتہ طبقہ غیر جانبدار ہو کر پورے مما لک کے اتحاد کے مقصد سے اس تحقیقی کتاب کو یقیناً تسلیم کر کے ملک کی جذباتی زندگی کو پر امن بنائیں گے۔ ہندوستانی جن کلک کو بھگوان مانتے ہیں۔ مسلمان ان ہی کلک کے پیرو ہیں۔ کلک کے بارے میں کہا گیا ہے کہ یہ ہندوستانیوں کو بہت ہی بڑا فائدہ پہنچائیں گے۔ اس جذبہ کی بنیاد پر ہر ایک ہندوستانی خود کو ہندو کہے یا انڈین کلک پر ایمان لائے۔ کیونکہ وہی آخری اوتار ہیں جو گھوڑے پر سواری اور تلوار رکھنا اختیار کریں گے۔ اب جو زمانہ آ رہا ہے وہ گھوڑوں اور تلواروں کے زمانہ سے کافی دور ہٹتا جا رہا ہے۔ ہندوستانی مسلمانوں کو غیر نہ سمجھیں کیونکہ وہ ہندوستانیوں کے سب سے بڑے بہی خواہ ثابت ہوں گے۔ اسلام، مسلمان، عربی زبان کے الفاظ ہیں جن کے معنی خدا کے حکم کی تعمیل کا مذہب یا سناتن دھرم اور آستک ہوتا ہے۔

جو مذہب کے اندھے پیرو ہو کر اپنے سناتن دھرم کو محدود بنا دیتے ہیں اور دوسرے مذہبوں کو نہ سمجھتے ہوئے صرف ان کی مخالفت کرتے ہیں وہ خدا کی سلطنت میں بھٹی میں تپائے جاتے ہیں۔ میں نے اپنا یہ تحقیقی مقالہ کسی جانبداری کے جذبہ سے نہیں لکھا ہے۔ عالم الغیب کا مجھے حکم ملا ہے کہ ہندو مسلمان اتحاد میں کبھی کبھی جو تنازعہ پیدا ہو جاتا ہے اور خدا کی دہائی دے کر دونوں طبقے ایک دوسرے کو ہلاک کرتے ہیں، یہ ایشور (خدا) کو بُرا لگتا ہے۔ سزا دینا منصف کا کام ہے، تعمیل کرانا ناصح کے ذمہ نہیں ہے، وہ تو خدا کے ذمہ ہے۔ ایک انسان کیا کسی سے کچھ کرائے گا؟ حضرت عیسیٰؑ نے جن احمد (خدا کے بندے) کے بارے میں پیشن گوئی کی تھی۔ ویدویاس جی نے فکر انگیز تفصیل کے طور پر جن کلک کا بیان کیا۔ ان ہی کی گواہی دینا میرا کام ہے۔ عیسائی کلک کو مانیں یا نہ مانیں لیکن ہندوستانی تو یقیناً مانیں گے۔

کلک اور محمدؐ صاحب کے بارے میں جو عدیم المثال مواد مجھے ملا، اسے دیکھ کر تعجب ہوتا ہے کہ جن کلک کے انتظار میں ہندوستانی بیٹھے ہیں وہ آ چکے ہیں اور وہی محمدؐ صاحب ہیں۔ دونوں کے بارے میں اگر کہیں کوئی تکلیف دہ شبہ موجود ہو تو انھیں ناواقفیت کا نتیجہ سمجھ لینا چاہئے۔ بنیادی طور پر تمام مذاہب کے اصول ایک ہی ہیں لیکن تنگ نظر ذہنیت کے لوگوں کو یہ سمجھ میں نہیں آتے۔

کچھ عرصہ پہلے ویدک دھرم میں پیدا ہو جانے والی برائیوں کو دور کرنے والے مہاتما گوتم بدھ کے ذریعہ قائم ہونے والا مذہب ویدک دھرم سے الگ ایک نیا مذہب سمجھا جاتا تھا۔ لیکن پرانوں کے 24 اوتاروں کی تفصیلات میں جب یہ پڑھا گیا کہ مہاتما گوتم بدھ 23 واں اوتار ہیں تو لوگوں کی سمجھ میں آیا کہ یہ دھرم اپنا ہی دھرم ہے اور مہاتما گوتم بدھ تو اوتار ہی ہیں۔ ویدک اور ویدوں کا فرق ختم ہوا اور آج بدھ مت کے پیرو بھی ویدک دھرم کے پیروؤں میں ہی شامل ہیں۔ اسی طرح محمدؐ صاحب کے ذریعہ آنے والے مذہب اور اس کی تعلیمات کو دیکھ کر یہ محسوس ہوتا ہے کہ یہ تو ویدک دھرم کے برعکس مذہب ہے لیکن چوبیس اوتاروں کے بارے میں بھاگوت پران میں جب میں نے کلک کو دیکھا اور بارہویں باب میں ان کے بارے میں تفصیلات پڑھیں تب محمدؐ صاحب سے مکمل مماثلت نظر آئی۔ اور مجھے یقین ہو گیا کہ یہی ہیں کلک اور ان کے مذہب کی تعلیمات سے ویدک دھرم کی ہی تائید ہوتی ہے۔ ابھی نہ سہی جب اس بات کا سب کو علم ہوگا تو مسلمانوں کا مذہب اسلام ہندوستان میں رائج ویشنو، شیو، بدھ مت، جین مت اور شوکمت کی طرح سبھی لوگوں کو قبول ہوگا۔ علاوہ ازیں ہندوستانیوں اور مسلمانوں کے طبقے ایک بہت بڑا سماج بن جائیں گے۔ لاٹھی ڈنڈوں کے بل پر مذہب نہیں پھیلتا۔ جب خدا کے فضل سے لوگوں کو مذہب کی صداقت کا علم ہو جاتا ہے تو وہ خود بہترین مذہب کو قبول کرنے لگتے ہیں۔ مذہبی علماء کا فرض ہے کہ وہ مذہب کے اُصولوں سے لوگوں کو واقف کروائیں۔ عقیدت پیدا ہو جائے تو وہ خود اسے قبول کریں گے۔ فساد کرنے سے کیا کوئی قبول کر لیتا ہے۔ خدائی مذہب کے مبلغین کو تو امن پسند مذہب کی تبلیغ کرنا ہے۔ مذہب کا تعلق رہن سہن یا لباس سے نہیں ہے اور نہ ڈاڑھی یا چوٹی رکھنے سے ہے۔ یہ تو جسم کا بناوٹی دکھاوا ہے۔ مذہب کا تعلق دل میں پیدا ہونے والے اُن خیالات سے ہے جن سے سفر حیات بہتر انداز میں مکمل ہوتا ہے۔

ہر ہندو، بھارتیہ یا انڈین کو یہ علم ہونا چاہئے کہ صرف وہ ہندو نہیں ہے۔ بلکہ یہاں رہنے والے مسلمان اور عیسائی بھی ہندو ہیں کیونکہ لفظ ہندو کے معنی ہیں جو ہندوستان میں رہے۔ میری مسلمانوں سے بھی گزارش ہے کہ ہندو اور ہندوستان الفاظ انھیں کی دین ہیں جن کا (ہندی) ترجمہ اوپر واضح کر دیا گیا ہے اس لئے وہ بھی خود کو ہندو کہنے سے ہچکچائیں نہیں۔ ہندوستان میں ذات پات کا رواج تھا وہ پیشہ سے تعلق رکھتا ہے نہ کہ پیدائش سے۔ لفظ ذات کا تعلق کسی بھی پیشہ کے اپنانے سے ہے۔ خدا کی عبادت کرنے والے اور انصاف پسند مسلمان بھی برہمن ہیں۔ خدا پر ایمان رکھنے والے تمام لوگ مسلمان یا آستک ہیں۔ مسلمان کا مطلب یہ نہیں کہ جو ختنہ کرائے وہ مسلمان اور آستک کا یہ مطلب نہیں کہ جو چوٹی رکھے وہی برہمن یا کھتری دیش یا شودر، داڑھی وغیرہ تو قدیم زمانہ سے دونوں مذاہب کے پیرو بھی رکھتے ہیں۔ ہندوستان میں اونچ نیچ کا بھید بھاؤ جب تک دور نہ ہوگا، مساوات کا سلوک تب تک نہ ہوگا، تب تک ان پر خوشحالی ممکن نہیں۔ اس موضوع پر بعد میں کوئی کتاب لکھوں گا۔ کیونکہ اس تحقیقی مقالہ میں اتنی گنجائش نہیں کہ ہر ایک بات آ سکے۔

انٹرنیٹ کاپی اردو ترجمہ

''کلکی اوتار''

از: سنسکرت پنڈت۔ڈاکٹر وید پرکاش اپادھیائے بنگالی برھمن جوالہ آباد (UP)

یونیورسٹی کے سینئر سنسکرت پروفیسر ہیں۔اپنا Phd. کا مقالہ ''کلکی اوتار'' میں کھلی طور پر ظاہر کر دیا ہے کہ ہندوؤں کی تمام ویدوں وغیرہ میں موجود پیشن گوئیوں میں ہندوؤں کو جس ''کلکی اوتار'' (آخری کامل نبی) کا جو انتظار ہے وہ محمد صاحب (صلی اللہ علیہ وسلم) ہی ہیں جبکہ ویدوں میں کلکی اوتار کی جو جو نشانیاں اور پیشن گوئیاں لکھی ہوئی ہیں وہ بالکلیہ صد فیصد حضرت محمد صاحب (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ثابت اور صادق آچکی ہیں لہٰذا ہندو جہاں کہیں ہوں کلکی اوتار (کامل نبی) کا مزید انتظار کئے بغیر اسلام قبول کرلیں مزید انتظار وقت برباد ہوگا۔

ڈاکٹر وید پرکاش اپادھیائے سنسکرت پروفیسر الہ آباد یونیورسٹی کے اس انقلابی مقالے پر ہندوستان کے مشہور زمانہ معتبر 9 پنڈتوں نے بھی اس مقالے پر اپنی تصدیقی دستخط ثبت کئے ہیں۔مخفی مباد کہ یہ مقالہ BIC نیوز کے تحت 8 ڈسمبر 1997ء کو ریڈیو پر نشر ہو چکا ہے اور آج بھی اس کا مختصر مگر مدلل مضمون انٹرنیٹ پر موجود ہے۔

http://saif-w.tripod.com/interfaith/hinduism/kalkiauatal.htm

اس انٹرنیٹ کی کاپی کو اردو، ہندی، تلگو اور انگلش میں ترجمہ کروا کر جناب میرزاہد علی خان اور جناب ظہیر الدین علی خان ارباب روزنامہ سیاست حیدرآباد کے پرخلوص اور گرانقدر تعاون سے دس لاکھ فولڈرس طبع کروا کر ہندو بیرون ہند اور مغربی ممالک میں عام کئے گئے اوراب ''کلکی اوتار محمد صاحب صلی اللہ علیہ وسلم'' جو ہندی اور سنسکرت میں ہے اردو اور انگلش ترجمہ کروا کر برادران وطن کی خدمات میں پیش کی جارہی ہے تاکہ وہ اپنے مذہبی کتب ویدوں کی پکار پر دھیان دیں۔

قدیم ترین عظیم حقیقت کا انکشاف

کامل واکمل آخری نبی حضرت سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو ساری انسانیت کے لئے مبعوث ہوئے ہیں جن کے آنے کی پیشن گوئیاں اور بشارتیں تمام آسمانی کتابوں اور معتبر تاریخی کتابوں میں موجود ہیں وہ 571ء کو مکہ شریف (عرب) میں ظاہر ہو چکے پس ان پر ایمان لانا ہر انسان پر لازم ہے اور یہی نجات کا واحد سیدھا راستہ ہے۔

الداعی الی الخیر

غلام نبی شاہ نقشبندی

سرپرست اسلامک سنٹر فار دعوۃ حیدرآباد

17-2-1209/13 Yakutpura, Hyderabad - 500023 AP

سیل: 9391349104

ویدوں کی پکار!

کلکی اوتار آ گئے! آسمانی سندیش دے گئے!

ولادت : (22 اپریل 571ء ۔مکہ شریف دوشنبہ)
وصال : (7 جون 632ء دوشنبہ ۔مدینہ شریف)

جاگا سو پایا؟ سویا سو کھویا؟!!

ویدوں میں کلکی اوتار (آخری نبی ﷺ) کا تعارف موجود ہے

کلکی اوتار ساری انسانیت کا آخری نبی ہوگا ☆ ازل (عرب ۔مکہ) کے معزز خاندان (قریش) میں پیدا ہوگا ☆ والد کا نام وشنو بھگت (عبداللہ) والدہ کا نام سومانب (آمنہ) ہوگا ☆ امین وصادق مشہور ہوگا ☆ کلکی اوتار کے پاس غار (حرا) میں فرشتہ (جبرائیلؑ) غیبی علم لائے گا ☆ کلکی اوتار برق رفتار گھوڑے پر (براق) پر سوار ہوگا ☆ تلوار، تیر اور بھالہ اسکا ہتھیار ہوگا ☆ اس کے ساتھ غیبی مدد ہوگی۔

فیصلہ: پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم ہی کلکی اوتار ہیں۔

مزید انتظار ۔وقت برباد ۔گناہ لازم ہوگا۔

حوالہ: • رگ وید میں (16) جگہ • یجروید میں (10) جگہ • اتھروید میں (4) جگہ • سام وید میں (1) جگہ۔ اس طرح 4 ویدوں میں (31) مقامات پر نا قابل انکار حوالے موجود ہیں۔

”کلکی اوتار“ از: پروفیسر پنڈت وید پرکاش اُپادھیائے (الٰہ آباد یونیورسٹی)

جس کی مشہور زمانہ 9 پنڈتوں نے تصدیق کی۔

- ”وشنو رہسیہ“ (276) از: ڈاکٹر چمن لال گوتم
- ”اشلوک“ (54) از: ہری ولس
- ”پران بھاگ“ (59) از: پنڈت شری رام آچاریہ
- ”گوتم بدھ“ ۔دھرم اور درشن ۔ (150)
- ”ریکوری آف فیتھ“ (54) از: ڈاکٹر رادھا کرشنن سابق پریسیڈنٹ آف انڈیا
- ”گیتا اور قرآن“ از: پنڈت سندر لال
- ”برٹش انسائیکلوپیڈیا“
- اسلامی انسائیکلوپیڈیا
- ”اگر اب بھی نہ جاگے تو......“ از: شمس نوید عثمانی، ایس عبداللہ طارق ۔رامپور (یوپی)

تفصیلات کیلئے دیکھئے کتاب ”ویدوں کی پکار“

۔قیمت 5-00 روپئے۔

بائبل (انجیل) کی للکار !!!

عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا

- ''میرے بعد احمد (محمد) ﷺ آنے والے ہیں''۔
- محمد ﷺ تمام پیغمبروں کے پیغمبر ہیں، محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری اور قطعی رسول ہیں۔
- محمد ﷺ تمام قوموں کیلئے ہیں۔
- محمد ﷺ کا توریت، زبور و انجیل کے علاوہ تمام آسمانی کتابوں میں بھی ذکر موجود ہے۔
- سلیمان علیہ السلام اپنی مناجات میں محمد ﷺ کا نام لیتے تھے۔
- محمد ﷺ عرب کی سرزمین مکہ شریف میں پیدا ہوں گے۔
- محمد ﷺ فاران کی چوٹی سے ظاہر ہوں گے۔
- محمد ﷺ کے آتے ہی تمام شریعتیں منسوخ ہوجائیں گی۔
- محمد ﷺ پر تمہیں سب کو ایمان لانا چاہیئے۔

انجیل اور قرآن مجید کے حوالے

HOLI BIBLE

Aagai: 2:7.9 O Song of Suleman 5:16
Isaiah: 29:12,11to18-21:13.17-42:10
Genesis: 17:20-21:17.21
Deuteronomy: 33:2.3-18:18.19 O Johan 1:11
Mathew: 17:18 Habakkuk 3:3K.j.V/NAB)
Al-Quran:2:129,146 O 3:81 07:157 O21:07

اسلام

ساری انسانیت کیلئے واحد کامل مذہب !
دنیا کامیابی اور آخرت میں نجات کا ضامن!!

ہند میں نازل ہوا

۱۰ رمحرم الحرام شب عاشورہ (جمعہ) میں حضرت آدم علیہ السلام کو جنت سے سیدھا سراندیپ (سری لنکا) ہند کی پہاڑی پر اتر آگیا اس پہاڑ کو آدم چوٹی کہا جاتا ہے جس پر حضرت آدم علیہ اسلام کے پاؤں کے نشان بھی ہے اور حوا علیھا الصلوٰۃ کو جدہ میں (عربستان) میں اتار اگیا۔

آدم چوٹی: (ADAM'S PEAK) جنوب وسطی لنکا میں واقع کولمبو سے ۴۵ میل جنوب مشرق کی طرف ایک پہاڑی ہے جس کو آدم چوٹی کہا جاتا ہے۔

آدم قدم: آدم چوٹی پر ۵ فٹ ۴ انچ لمبا اور ۲ فٹ ۶ انچ چوڑا حضرت آدم علیہ السلام کے قدم کا نشان موجود ہے۔

آدم پل: بھارت سیلون (سری لنکا) کے بیچ ۳۰ میل ریت اور ٹیلوں کی قطار جلی گئی ہے اسی پر سے حضرت آدم علیہ السلام سیلوں سے بھارت آئے اسی لئے اسے آدم پل کہا جاتا ہے۔

اسلام: ہر نبی اسلام ہی لیکر آئے اسی طرح حضرت آدم علیہ السلام کو بھی اسلام ہی دیکر زمین پر اتارا گیا۔

حوالہ :قرآن، البقرہ، ۳۰ تفسیر خازن، نعیمی تفسیر ۳۴۰، آل عمران ۱۹، المائدہ ۳)

حوالے: اسلامی انسائیکلو پیڈیا :

۲۰، ۲۲، ۲۴، ۸۲۴، ۸۳۴

عرب میں کامل ہوا

۲۷ر رمضان المبارک شب دوشنبہ ۶۱۰ ء غار حرا، مکہ شریف میں نازل ہونا شروع ہوا اور ۲۳ سال تک نازل ہوتا رہا ۱۰ ذی الحجہ یوم جمعہ عرفات (مکہ شریف ۱۰ ھ م ۶۳۲ ء میں کامل و مکمل ہوا۔ یعنی اسلام میں مہد سے لیکر لحد تک تمام طور طریقے عمل کر کے سکھا دیئے گئے۔ اب یہ مکمل اسلام ساری دنیا کو اپنی کاملیت پر چودہ سو سال سے الٹی میٹم دیتا ہوا آرہا ہے اور آج تک بھی سائنس اور ٹکنالوجی کے عروجی دور میں روئے زمین کے تمام لوگوں کو الٹی میٹم دے رہا ہے کہ۔ اگر اسلام کے آسمانی مذہب ہونے میں کچھ شک ہو تو پس اس جیسا مذہب یا اسکی کتاب قرآن مجید، جس میں ۶۶۶۶ آیات ہیں اس میں جیسی ایک آیت بنالاؤ۔

الحمد اللہ آج تک کوئی بنا سکا اور نہ قیامت تک بنا سکے گا پس اس مذہب کو مان لو جس میں ساری انسانیت کیلئے زندگی میں کامیابی اور آخرت میں نجات کی ضمانت ہے۔

(العلق ۱ تا ۵، المائدہ ۳، ال عمران ۱۹، البقرہ ۲۱ تا ۲۵)

ساری دنیا میں عام ہوا

اسلام ساری انسانیت کے خالق (اللہ تعالیٰ) کی طرف سے ساری انسانیت کی ہدایت کیلئے آسمان سے نازل ہونے والا سچا اور کامل مذہب ہے جس میں امن سلامتی اور شانتی کی اچھی اور سچی ہدایات ہیں۔ اسی بنیادوں پر وہ سارے عالم میں پھیل گیا۔ آج پھیل رہا ہے اور قیامت تک پھیلتا رہیگا۔ اسلام کو کوئی بھی مٹا نہیں سکتا جبکہ اس کی حفاظت کا ذمہ خود رب العالمین اپنے ذمہ لے رکھا ہے۔

(الحجر ۹۔ البقرہ۔)

ناقابل انکار حوالے

اطلس القرآن ۲۷ مطبوعہ دارالسلام ریاض، جدہ، شارجہ، لاہور، لندن، ہیوسٹن، نیویارک

طبرانی، ابونعیم، ابن عساکر وغیرہ

ADAM's FOOT PRINT

FIRST MAN LANDED ON THE WORLD (ADAM)

ADAM's BRIDGE

VIEW OF ADAM PEAK

WAY TO ADAM PEAK

ADAM's BRIDGE
SETELITE VIEW

ADAM's BRIDGE
GEOGROPHICAL MAP